عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۳ • شمارہ نمبر: ۳

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

## سرفروشوں سے ہوا صحن عزیمت خالی

## عرش کے سائے تلے

### فتنہ
انکار حدیث
ایک عظیم فتنہ
دور حاضر کے تناظر میں

### قادیانی
عملیات

### امریکی
بنیاد پرستی
کا تصور اور
عصر حاضر کے تقاضے

# A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

**Do you want:** Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

**Certainly your answer will be:** No.

**But you are!** Unintentionally, unknowingly.

**How:** In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

**Do you know:** A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

**What work this Centre does:** It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

**Alas:** Your money is used against your very Deen and you are unaware.

**Realise:** You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

**Mark:**

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

## *O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM*

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ
کراچی
# ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

# KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ • شمارہ نمبر ۳ • بتاریخ ۲۹ ذی الحجہ تا ۶ محرم الحرام ۱۵-۱۴۱۴ھ • بمطابق ۱۰ جون تا ۱۶ جون ۱۹۹۴ء

## اس شمارے میں

۱: نعت رسول مقبول ﷺ ۔۔۔۔۔۔ ۴
۲: حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا انصاف ۔۔۔۔۔۔ ۵
۳: عرش کے سائے تلے ۔۔۔۔۔۔ ۶
۴: امریکی بنیاد پرستی کا تصور ۔۔۔۔۔۔ ۹
۵: فتنۂ انکار حدیث ۔۔۔۔۔۔ ۱۱
۶: سرفروشوں سے ہوا صحن عزیمت خالی ۔۔۔۔۔۔ ۱۴
۷: طب وصحت، مشاورتی علاج ۔۔۔۔۔۔ ۱۷
۸: بلڈ کینسر کا اکسیری علاج ۔۔۔۔۔۔ ۱۷
۹: قادیانی عملیات ۔۔۔۔۔۔ ۱۸
۱۰: ذکری مذہب پر ایک نظر ۔۔۔۔۔۔ ۲۳
۱۱: دار العلوم بری انگلینڈ کا تعارف ۔۔۔۔۔۔ ۲۴

**سرپرست**
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

**مدیر اعلیٰ**
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

**مدیر مسئول**
عبد الرحمٰن باوا

**مجلس ادارت**
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا • مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان • مولانا سعید احمد جلالپوری

**مرتب**
حافظ محمد حنیف ندیم

**سرکولیشن منیجر**
محمد انور رانا

**قانونی مشیر**
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

**تزئین**
خوشی محمد انصاری

**رابطہ دفتر**
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

**مرکزی دفتر**
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

**LONDON OFFICE:**
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

**اندرون ملک چندہ**
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۴۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

**بیرون ملک چندہ**
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۱۵۰۰ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۰۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

## نعت رسول مقبول

# صلی اللہ علیہ وسلم

از۔ م۔ ت۔ ذکی 'منڈی بہاؤالدین

از ثریا تا ثریٰ ہے روشنی ہی روشنی
مرحبا صد مرحبا ہے روشنی ہی روشنی
کون اتر آیا حصار ذات میں صل علیٰ
کون مجھ میں بھر گیا ہے روشنی ہی روشنی
دہر کے سارے نظام اک ظلمت بے بہر میں
نقش پائے مصطفیٰؐ ہے روشنی ہی روشنی
چند راتیں آپؐ نے جا کر گزاری تھیں وہاں
آج تک غار حرا ہے روشنی ہی روشنی
شوق سے اسم محمدؐ جب لیا میں نے کبھی
نطق میرا ہوگیا ہے روشنی ہی روشنی
گنبد خضریٰ میں تیرے سائے کے صدقے کہ تو
دہر میں پھیلا رہا ہے روشنی ہی روشنی
جب اٹھاتا ہوں قلم میں نعت کی خاطر ذکی
ذہن میرا سوچتا ہے روشنی ہی روشنی

# وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو۔۔۔۔۔۔۔۔بھانڈا پھوٹ گیا

پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں منظور وٹو کے بارے میں ہم انہی کالموں میں ان کی قادیانیت نواز پالیسی کے بارے میں بہت کچھ تحریر کر چکے ہیں ہم نے بعض شواہد کی بناء پر ان سے یہ سوال کیا تھا کہ وہ اپنی پوزیشن کو واضح کریں لیکن وٹو صاحب چپ سادھے ہوئے ہیں۔ وٹو صاحب جب سابقہ دور حکومت میں اسپیکر کے عہدے پر فائز ہوئے تو اس وقت یہ مسئلہ اٹھا تھا کہ وہ قادیانی ہیں اس لئے اسپیکر کے عہدے پر ان کا بیٹھنا سخت نقصان دہ ہے۔ جس پر وٹو صاحب نے اپنی جوانی کے ایام کی تحریر پیش کر دی جو حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی جس میں مبینہ طور پر تحریر تھا کہ انہوں نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے قادیانیت سے توبہ کی۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ وٹو صاحب اپنے قبول اسلام اور قادیانیت سے توبہ کا اعلان اخبارات میں شائع کرتے لیکن انہوں نے اس مسئلہ کو چھپا کر رکھا کہتے ہیں کہ اگر وہ اعلان کرتے تو وہ جائیداد سے محروم ہو سکتے تھے لیکن یہ محض شلجم سے مٹی جھاڑنے والی بات ہے کیونکہ ان کے والد اب بھی قادیانی ہیں ان کی والدہ بھی قادیانی تھی جن کی قبر پر وہ فاتحہ خوانی کے لئے گئے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دراصل انہوں نے قبول اسلام کا محض ڈرامہ رچایا تھا اصل مقصد مستقبل میں ان کے سیاسی عزائم 'اپنی برادری جو زیادہ تر مسلمان ہے اس کی اور اپنے علاقے کے مسلمان عوام کی تائید و حمایت حاصل کرنا تھا' جس میں وہ کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔

رہی یہ بات کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس وقت جب وہ پنجاب اسمبلی کے اسپیکر کے عہدے پر فائز ہوئے اس کی حمایت کیوں کی؟ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جو شخص حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری ؒ کی تحریر پیش کرتا ہے تو اس کی تصدیق سے انکار کیسے کیا جا سکتا ہے اب جب کہ وٹو صاحب کے کرتوت ظاہر ہونا شروع ہو چکے ہیں تو اس سے یہی سمجھا جائے گا کہ وٹو صاحب نے قادیانیت سے اظہار برأت محض دھوکہ اور فریب دینے کے لئے کیا تھا۔ اس سلسلہ میں چند مشاہدات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ اوکاڑہ میں تحصیل دیپالپور منظور وٹو صاحب کا حلقہ انتخاب بتایا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے حلقہ میں دھڑا دھڑ مرزائی افسروں کو مقرر کرنا شروع کر دیا ہے تاکہ وہ جہاں مرزائیوں کو نوازیں' مسلمانوں کو مرزائی بنانے کی راہ ہموار کریں اس کے ساتھ ساتھ منظور وٹو کی ہدایت کے مطابق ایسا لائحہ عمل اختیار کریں جس سے آئندہ الیکشن میں پھر منظور وٹو صاحب کامیاب ہو سکیں۔ بہرحال تحصیل دیپالپور کی انتظامیہ میں قادیانی افسروں کی بھرتی میاں منظور وٹو نے اپنے سیاسی مستقبل کو بہتر بنانے کے لئے کی ہے

۲۔ اس وقت پنجاب میں دھڑا دھڑ تبادلے ہو رہے ہیں۔ پی سی ایس افسران کو بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے۔ ایل ڈی اے کے دوبارہ لگنے والے ڈائریکٹر اے یو سلیم اور امین اللہ چوہدری کو سکریٹری خزانہ مقرر کر دیا گیا ہے جن کے بارے میں لاہور کے ایک رسالہ نے انکشاف کیا تھا کہ یہ دونوں قادیانی ہیں اور قادیانیوں سے ان کی رشتہ داریاں ہیں۔ سکریٹری بلدیات لگنے والے چوہدری اشرف کے بارے میں بھی عام تاثر ہے کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں ۱۹۸۵ء سے وہ واحد افسر ہیں جو پنجاب سکریٹریٹ سے باہر نہیں نکلے یہ بھی کہا جانے لگا ہے (ایک رسالہ کے مطابق) کہ چیف سکریٹری پنجاب جناب جاوید قریشی کی رشتہ داریاں بھی قادیانیوں سے ہیں اور قادیانی انہیں اپنا آدمی کہتے ہیں۔

۳۔ میاں منظور وٹو نے ساہیوال کے ایک ڈاکٹر کو جس نے قادیانیت کی تبلیغ کر کے ایک مسلمان کو قادیانی بنایا تھا اور خوشاب میں ایک قادیانی کو جس نے کئی علماء کے خون سے ہاتھ رنگے دونوں کی سزاؤں میں تخفیف کرا کے انہیں چھڑا دیا ہے۔

۴۔ سرگودھا کے نواحی گاؤں چک ۷۔ ۸ شمالی میں مسلمانوں نے سات مرلہ کا پلاٹ مدرسہ کے نام وقف کر کے اس پر تعمیر شروع کر دی۔ گاؤں کے قادیانی نمبردار نے ربوہ سے کمانڈو بلائے اور تعمیر رکوا دی۔ ربوہ سے آنے والے کمانڈوز کی تعداد چالیس تھی وہ اس پلاٹ پر خود قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ کمانڈو نے مسلمانوں پر فائرنگ شروع کر دی جو اڑھائی گھنٹے جاری رہی اس دوران تین نوجوان شدید زخمی ہو گئے۔

۵۔ راہوالی گوجرانوالہ کینٹ کے نواحی قصبے گکھڑ کی میں کچھ مرزائیوں نے مسلم قبرستان کی زمین پر قبضہ کر کے تعمیر شروع کر دی اور کچھ قبریں مسمار کر دیں وہاں کے مسلمان پہنچے تو انہوں نے اسلحہ تان لیا اور فائرنگ کی۔

یہ چند مختصر شواہد ہیں مزید تفصیلات بھی جمع کر کے پیش کی جا سکتی ہیں ان سے یہی بات عیاں ہوتی ہے کہ میاں منظور وٹو اپنی اصل صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں بلکہ ہو چکے ہیں ان واقعات اور اس قسم کے دوسرے واقعات کے بعد ان کے قبول اسلام پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے اپنے گرو گھنٹال مرزا قادیانی کے بھی دھوکہ' فریب اور دغابازی میں کان کتر رہے ہیں۔ اگر وٹو وزارت کچھ عرصہ مزید جاری رہی تو پنجاب پر مرزائیت چھا جائے گی ہماری تمام دینی' سیاسی جماعتوں اور تمام مکاتب فکر سے اپیل ہے کہ وہ میدان میں آئیں اور پنجاب کو منظور وٹو کے چنگل سے نجات دلائیں۔

### اپنے خاندان اور گھروالوں کے ساتھ

# سیدنا عمر بن عبدالعزیز کا انصاف

پروفیسر ڈاکٹر محمد اجتباء ندوی الہ آباد

حضرت عمر بن عبدالعزیز ایک ایسی شہنشاہیت کے وارث ہوئے تھے جن کے علاقوں سے سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ خیفہ عبدالملک بنی مردان اور اس کے صاحبزادگان ولید' ہشام اور سلیمان نے خلافت کی آن بان اور شان میں اتنا رنگ بھر دیا تھا کہ اس کی چمک دمک سے نگاہیں خیرہ ہوجاتی تھیں شاہی ٹھاٹ باٹ اپنے عروج پر تھا۔ عام اخراجات اور دربار کی آرائشگی پر اس قدر سرمایہ خرچ ہوتا تھا کہ جس کی انتہا نہ تھی' خاندان بنی امیہ بہت بڑی جائیدادوں فارموں اور مال و زر کا مالک تھا۔ عمر بن عبدالعزیز نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالتے ہی ان ساری شان و شوکت کو چھوڑ کر خلفائے راشدین کی سادگی اختیار کر لی مگر حکومت کا رعب داب' فوجی طاقت اور باوقار انتظامیہ اسی انداز بلکہ اس سے بہتر شکل میں بر سر کار رہی اس کے علاوہ باہم کشمکش و اختلاف کا ازالہ کیا اور امت' میں محبت و الفت' تعاون' ہمدردی' غم خواری اور احساس ذمہ داری کی لہر دوڑا دی ان کے حسن انتظام اور بیدار مغزی کا ثمرہ یہ تھا کہ سلطنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک خوشحالی اور آسودگی کا دور دورہ ہو گیا۔ عمر بن اسید کی روایت ہے کہ زکواۃ کا مال وصول گیا اور اسے غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کرنے کے لئے شہروں اور دیہاتوں میں بھیجا گیا لیکن جوں کا توں واپس آگیا کوئی زکواۃ لینے والا نہ مل سکا عمر بن عبدالعزیز نے اپنی حسن تدبیر اور خلوص نیت سے سب کو خوشحال اور بے نیاز بنا دیا تھا۔

بنو امیہ کے سربر آوردہ حضرات سلطنت کے اعیان اور خدام و حشم خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے باہر نکلنے کے انتظار میں بیٹھے ہیں رعب سے زبانیں خاموش ہیں ہر جانب سنجیدگی و وقار خیمہ زن ہے اتنے میں خیفہ کے صاحبزادہ عبدالعزیز نظر آتے ہیں کچھ لوگ آہستہ سے ان کے والد کے بارے میں دریافت کرتے ہیں جواب ملتا ہے "میرے والد بیعت خلافت کے بعد سے گوشہ نشین ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور روتے ہیں اور اپنے تمام خادموں اور باندیوں کو چھٹی دے دی ہے۔ کل رات میری والدہ فاطمہ ان کے خلوت خانہ میں داخل ہوئیں تو دیکھا کہ رو رہے ہیں تو پوچھا کہ کیا کوئی حادثہ ہو گیا ہے کہ رو رہے ہیں تو فرمایا فاطمہ! مجھے امت محمدیؐ کے سیاہ و سفید کی ذمہ داری سونپی گئی ہے تو میں نے دنیا کے گوشے گوشے کے غریب' بھوکے' بیمار' پریشان حال' مظلوم و زبردست پردیسی قیدی' بڑے بوڑھے' بڑے کنبہ والے تنگ دست اور اس جیسے لوگوں کے بارے میں سوچا تو یقین ہوا کہ میرا رب قیامت کے روز ان کے بارے میں مجھ سے سوال کرے گا تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں جواب نہ دے سکا تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔" اسی شب کو گھر سے باہر آئے تو حفاظتی دستہ کے سربراہ خالد سے ملاقات ہوئی وہ انتہائی سخت مزاج اور تند خو تھے خالد سے کہا کہ اب تم اس تلوار سے دست بردار ہوجاؤ پھر فرمایا: اے اللہ میں نے خالد کو تیری خاطر اس جگہ سے الگ کر دیا اب پھر تو اسے یہ جگہ نہ عطا کر" اس کے بعد حفاظتی دستہ کا جائزہ لیا اور اس میں عمرو بن مہاجر انصاری نظر آئے ان کو آواز دی اور ان سے فرمایا: عمرو تم جانتے ہو کہ میرے اور تمہارے مابین صرف اسلام کا رشتہ ہے اور دوسری کوئی قرابت داری نہیں ہے لیکن میں نے تم کو ایسی جگہ بکثرت تلاوت کلام اور نماز پڑھتے دیکھا ہے جہاں تمہیں یقین تھا کہ کوئی دیکھ نہیں رہا ہے' میں نے تمہیں اچھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور تم انصار سے نسبت رکھتے ہو' یہ تلوار سنبھالو میں تمہیں حفاظتی دستہ کا سربراہ مقرر کرتا ہوں حضرت عمر بن عبدالعزیز خلافت کے پہلے دن معمولی کپڑوں میں منصہ خلافت پر رونق افروز ہوئے' سر جھکا کر خدا کی حمد و ثنا کی پھر اپنے اہل خاندان بنو امیہ کو مخاطب کر کے فرمایا: آپ سب کے بڑے بڑے وظیفے مقرر تھے' میرے مال میں اس کے لئے گنجائش نہیں ہے اور اس مال میں آپ کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ برک الغماد کے آخری سرے پر بسنے والے انسان کا حق ہے' بنو امیہ کے شاہزادگان کو یہ جملہ سن کر شاک پہنچا آپ نے اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ باغ فدک رسول اللہؐ نے اپنے پاس رکھا تھا۔ اس سے بنو ہاشم کے کم عمروں اور بے سہاروں کی پرورش کرتے اور غیر شادی شدہ لڑکیوں اور عورتوں کی شادیوں پر خرچ کرتے تھے' آپؐ کی صاحبزادی فاطمہؓ نے اپنے لئے مانگا تو معذرت کر دی' حضرت ابوبکر و عمرؓ کے زمانہ میں اس کی نوعیت اسی طرح باقی رہی' لیکن مردان نے اس کو اپنی ملکیت میں لے لیا۔ اب یہ عمر بن عبدالعزیز تک پہنچی ہے' یہ وہ جائیداد ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کو دینے سے انکار کر دیا تھا تو پھر اس کے لینے کا کوئی حق نہیں ہے' میں آپ کو گواہ بنا کر اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے عہد کی صورت میں واپس کرتا ہوں' اہل مجلس میں سے ایک شخص نے پوچھا امیرالمومنین! کیا یہ آپ کا اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے پہلا فیصلہ ہے فرمایا ابھی اس کا تتمہ باقی ہے اور اپنی اہلیہ فاطمہ بنت عبدالملک بن مردان کے پاس گئے' ان کے پاس ان کے والد عبدالملک بن مردان کے عطا کردہ بے شمار جواہرات اور سونے کے زیورات تھے آپ نے اہلیہ کو مخاطب کر کے فرمایا: یا تو تم ان جواہرات اور زیوروں کو بیت المال میں جمع کر دو یا مجھے اجازت دو کہ میں تم سے جدائی اختیار کر لوں' میرے لئے یہ بات ناگوار ہے کہ میں تم اور یہ جواہرات ایک گھر میں اکٹھے رہیں' حضرت فاطمہؓ نے جواب دیا: میں صرف ان جواہرات و زیورات کو نہیں بلکہ اس کے ہزار گنا کو ٹھکرا کر آپ کو منتخب اور پسند کرتی ہوں' گھر سے باہر نکلے تو بنو امیہ کے بڑوں اور اعیان کو اسی طرح منتظر پایا۔ آپ نے بیت المال کے انچارج کو بلوایا اور دریافت کیا کہ مجھ سے پہلے خفاء کا یومیہ وظیفہ کتنا تھا۔ اس نے جواب دیا دس ہزار درہم' عمر کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ آپ نے اہل مجلس سے پوچھا میرے لئے کتنا وظیفہ جائز ہے' لوگوں نے جواب دیا کہ اگر امیرالمومنین پسند کریں تو اس کی نصف مقدار' آپ ہنس پڑے اور فرمایا کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میرے گھر کے روزانہ کے اخراجات دو درہم سے زیادہ نہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے حفاظتی دستہ کو طلب کیا ان کی تعداد تین سو تھی اور ان کے لئے حفاظتی پولیس کی تعداد بھی تین سو پر مشتمل تھی۔ ان کی تنخواہ' وظیفہ اور عطیوں کی کوئی حد نہ تھی' آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دینی اور شرعی رکاوٹوں کی بناء پر میں ان بے حساب اخراجات کا متحمل نہیں ہو سکتا ہوں اس لئے تم میں سے جو شخص دس دینار پر راضی ہو وہ میرے ساتھ قیام کرے اور جو چاہے وہ واپس چلا جائے۔

حضرت عمر بن عبدالعزی نے پہلی ہی نشست میں اپنے گھر' کنبہ' شاہی خاندان اور ارباب سلطنت کے بارے میں منصفانہ فیصلے کئے' ان مبارک اقدامات کی خبر سلطنت کے تمام ذمہ داروں تک پہنچی تو انہوں نے بھی خلافت راشدہ کے طرز عمل کو اپنا لیا اور از سر نو اس مبارک عہد کی یاد تازہ ہو گئی ●●

# عرش کے سائے تلے

مولانا محمد سلیمان صاحب سہپوری بجنوری

## امام عادل کے سچے مصداق

تخت سلطنت پر بیٹھ کر اور طاقت و اقتدار کے مرکز پر قابض ہو کر عدل و انصاف پر قائم رہنا سخت مشکل کام ہے کبھی تو کسی فریق سے قرابت یا تعلق انصاف کی راہ میں آڑے آتا ہے کبھی کسی کی عزت و جاہ کا مسئلہ قلم و انصاف کو روک دیتا ہے اور بعض اوقات خود اپنی انا اور دست انصاف میں لرزہ پیدا کر دیتی ہے ان تمام رکاوٹوں سے گزر کر اور ان تمام موانع کو نظر انداز کر کے عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا وہ بلند ترین عمل ہے جو انسان کو سایہ عرش کا مستحق بنا دیتا ہے۔

تاریخ اسلام کے دامن میں ایسے خوش بخت صاحبان عزیمت کی ایک طویل فہرست ہے جن کے عدل و انصاف کی قسم کھائی جا سکتی ہے۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

## کوئی رشتہ مانع انصاف نہیں

عدل و انصاف کے پابند حکمرانوں میں سر فہرست جس شخصیت کا نام روشن ہے وہ ہیں وارث عدل پیغمبر خلیفہ دوم فاروق اعظم سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ" آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمان نے ایک مرتبہ نبیذ (پانی میں چھوہارے بھگو رکھ دیئے جائیں اور پانی میں مٹھاس پیدا ہو جائے تو اس کو نبیذ کہتے ہیں زیادہ وقت تک رکھنے سے اس میں نشہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اتفاق سے اس میں نشہ پیدا ہو گیا تھا جس کا انہیں پہلے سے اندازہ نہ ہو سکا۔ جب وہ نشہ آور ثابت ہوئی تو افاقے کے بعد بڑے پشیمان ہوئے مصر میں مقیم تھے اس لئے وہاں کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر خود عرض کیا کہ میں نے نشہ آور چیز پی لی ہے آپ مجھ پر حد شرب (شراب پینے کی سزا) جاری کیجئے۔ انہوں نے شرعی قاعدے کے مطابق حد جاری کر دی۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ انہوں نے سختی کے ساتھ بیٹے کو مدینہ منورہ بلا کر دوبارہ سزا دی کہ شاید گورنر مصر نے کسی رعایت سے کام لیا ہو۔ اس طرح شرعی معاملہ میں کسی رشتے کو کوئی حیثیت نہ دینے کی ایک تابناک مثال قائم کر دی

اک ایسے عادل و منصف کی حاجت ہے زمانے کو
پسر کی پشت پر خود اپنے ہاتھوں درہ برسائے
نازش پر تاب گرمی

## کسی کی جاہ کا لحاظ نہیں

ایک مرتبہ گورنر مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے کسی مصری شخص کے ساتھ گھوڑ دوڑ میں مقابلہ کیا اتفاق سے اس غریب مصری کا گھوڑا آگے نکل گیا۔ صاحبزادے کو اپنی اس اتفاقی توہین پر غصہ آیا اور انہوں نے اس مصری کی پٹائی کر دی۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کو خبر بھی نہ ہوئی۔ اس مصری نے براہ راست دربار خلافت میں شکایت پہنچا دی۔ فوراً" گورنر مصر اور ان کے صاحبزادے کی طلبی ہوئی۔ مجمع عام میں فاروق اعظمؓ نے اس مصری کو حکم دیا کہ وہ اپنا بدلہ لے لے۔ چنانچہ چشم فلک نے یہ حیرت ناک منظر دیکھا کہ مصر کا ایک غریب قبطی گورنر مصر اور خلیفہ اسلام کی موجودگی میں گورنر کے صاحبزادے سے کسی جھجک کے بغیر بدلے لے رہا ہے اس کے بعد فاروق اعظمؓ نے ان حضرات کو مخاطب ہو کر بڑے درد کے ساتھ ارشاد فرمایا

**مذ کم تعبدتم الناس وقد ولدتھم امھاتھم احرارا"!**
یعنی تم نے لوگوں کو غلام کب سے بنا لیا؟ وہ ماں کے پیٹ سے تو آزاد پیدا ہوئے تھے۔

## خلیفہ وقت کے خلاف فیصلہ

قاضی شریح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) تھے ان کی عدالت میں خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مقدمہ دائر کیا۔ واقعہ یہ پیش آیا کہ ایک یہودی نے حضرت علیؓ کی زرہ چوری کر لی تھی اور وہ اس کے پاس موجود تھی حضرت نے قاضی شریح کے یہاں دعویٰ دائر کیا اور گواہی کے لئے اپنے ایک صاحبزادے اور ایک آزاد کردہ غلام کو پیش کیا۔ حضرت علی کی رائے یہ تھی کہ باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی مقبول ہے۔ لیکن قاضی شریح کی رائے اس سے خلاف تھی۔ اس لئے انہوں نے آبروئے انصاف برقرار رکھنے کے لئے ............ خلیفہ وقت کا لحاظ نہ کرتے ہوئے صاحبزادے کی گواہی مسترد کر دی اور گواہی کو ناقص قرار دے کر یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ حضرت علیؓ نے کسی تردد کے بغیر فیصلہ قبول کر لیا۔ اس یہودی کے لئے یہ منظر بڑا انوکھا تھا کہ ایک ماتحت قاضی حاکم اعلیٰ کے خلاف بے تکلف فیصلہ کر دے اور حاکم اعلیٰ بلا چون و چرا اسے تسلیم کر لے جب کہ وہ حق پر بھی ہو اور اس قاضی کو اپنے مسلک کا پابند بنانے کی قدرت بھی رکھتا ہو۔ عدل و انصاف کا یہ منظر اس یہودی کے لئے ذریعہ ہدایت بن گیا اور اس نے یہ کہہ کر اسلام قبول کر لیا کہ جس مذہب کے پیروکار اتنے انصاف پسند ہوں وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

## تمام جائیدادیں واپس

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ اموی خاندان کے مشہور خلیفہ ہیں۔ جب خلافت کا بار ان کے سپرد ہوا تو عدل و انصاف کے وہ نمونے پیش فرمائے کہ دنیا عمر ثانی اور پانچواں خلیفہ راشد کہنے پر مجبور ہوئی۔ شاہی خاندان کے اکثر لوگوں کے پاس بے شمار جاگیریں اور جائیدادیں تھیں جو سب بیت المال کی ملکیت تھیں اور ان پر شاہی خاندان کی نسبت سے ان لوگوں کے ناجائز قبضے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ نے خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہی سب سے پہلے ناانصافی کی اس جڑ کے خاتمہ کا بیڑا اٹھایا۔ یہ بڑا نازک کام تھا جس کو ہاتھ لگانا سارے خاندان کی مخالفت مول لینا تھا حضرت نے اپنے ہی سے اس کام کا آغاز فرمایا اور اپنے قبضہ میں جتنی موروثی جائیداد تھی ساری بیت المال کو واپس فرما دی اس کے بعد اہل خاندان کو جمع کر کے فرمایا "اے بنی مرواں! تم کو عزت و دولت کا بڑا حصہ ملا ہے 'میرا خیال ہے کہ امت کی نصف یا دو تہائی دولت تمہارے قبضے میں ہے۔" وہ لوگ آڑے آئے اور اپنی جائیداد کی حفاظت کے لئے جان کی بازی لگانے کی قسم کھانے لگے لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کوئی پرواہ نہیں کی اور سختی کے ساتھ اپنے اختیارات سے کام لیتے ہوئے تمام جاگیریں واپس کر دیں اور ان سے متعلق تمام دستاویزات کو اپنے دست مبارک سے چاک کر دیا خود آپ کی اہلیہ کو ان کے والد عبدالملک نے قیمتی زیورات دیئے تھے۔ آپ کی اہلیہ سے فرمایا یا تو ان زیورات کو بیت المال میں داخل کر دو یا مجھے چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اطاعت شعار بیوی نے زیورات کو بیت المال میں جمع کر کے صاحب تقویٰ شوہر کی رفاقت کو ترجیح دی۔

## بیٹے کا مقدمہ

خلیفہ مامون الرشید کے دور حکومت میں ایک غریب بوڑھی عورت نے اس کے یہاں مقدمہ دائر کیا کہ آپ کے بیٹے عباس نے اس کی جائیداد پر قبضہ کر لیا ہے۔ جب مقدمہ کی کارروائی ہوئی تو مامون نے اپنے بیٹے عباس کو

بڑھیا کے برابر میں کھڑا کر کے دونوں کے بیانات لئے۔ عباس اوبا" پست آواز سے بات کر رہا تھا۔ بڑھیا کی آواز بہت بلند ہو رہی تھی وزیر نے بڑھیا کو ٹوکا کہ اس طرح امیر المومنین کے سامنے بولنا خلاف ادب ہے۔ مامون نے کہا اسے بولنے دو حق نے اس کی آواز بلند کر دی ہے اور عباس کو گونگا کر دیا ہے پھر دونوں کے بیانات کی تکمیل کے بعد مامون نے بڑھیا کے حق میں فیصلہ کر دیا اور جائیداد اس کو واپس کرا دی۔

## قاضی کو ترقی دے دی

ایک مرتبہ مامون پر ایک شخص نے تیں ہزار روپے کا دعویٰ کیا۔ مامون عدالت میں حاضر ہوا خدام نے اس کے لئے قالین بچھانا چاہا۔ لیکن قاضی نے روک دیا کہ عدالت میں مدعی اور مدعا علیہ دونوں برابر ہیں کسی کا کوئی امتیاز نہیں مامون نے قاضی کی اس حق پرستی کے صلے میں اس کی تنخواہ بڑھا دی۔ یہ چند جھلکیاں ہیں ان انصاف پسندوں کے کردار کی جنہوں نے اپنے پختہ عزم اور حق پسندی سے عدل و انصاف کی آبرو محفوظ کی اور آنے والی نسلوں کے لئے بہترین نمونہ چھوڑ گئے اور اپنے آپ کو سایہ عرش کا مستحق بنا گئے۔ اس قسم کے حضرات سے امت کا کوئی دور خالی نہیں ہے۔ اگر سب کے واقعات کی طرف اجمالی اشارہ بھی کیا جائے تو ایک طویل مضمون کی ضرورت ہے۔ اس اس لئے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

## حق کی پکار

حضرت انبیاء کرام علیہم السلام میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے برسا برس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت ہوئی چونکہ وہ حضرت مریم بتول کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس لئے ان کے زمانے کے لوگوں نے ان کی والدہ کو تہمت لگائی اور بعد میں آنے والوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بتا دیا اور یہ عقیدہ اپنا لیا کہ وہ بھی معبود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد تجویز کرنا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو معبود ماننا یہ شرک ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ میں اللہ کا بیٹا ہوں اور نہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو عبادت کے لائق بتایا نہ اپنے کو نہ کسی اور کو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ "بلا شبہ وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح بن مریم ہی ہیں اور مسیح نے کہا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے بیشک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرمائے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہو گا اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے۔" قرآن مجید میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا فرمانے والا ہے کیسے ہو گی اس کے اولاد حالانکہ اس کی بیوی نہیں اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر چیز کو جاننے والا ہے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام توحید کے داعی تھے۔ انہوں نے صاف بتا دیا تھا کہ مشرک کی بخشش نہیں ہے ان کے ماننے والوں نے (جو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان کے بارے میں غلط عقیدہ رکھتے ہیں جو ان کی تعلیم کے خلاف ہے) ان لوگوں نے ان کے دین کو بدل دیا توحید کی جگہ شرک کے داعی ہو گئے اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ تجویز کر لیا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کروا کر ان کے ماننے والوں کے گناہوں کا کفارہ کر دیا۔ ان لوگوں نے ان کو خدا کا بیٹا مانا اور ان کو معبود مانا اور ان کے قتل کا عقیدہ تجویز کیا پھر یہ عقیدہ تجویز کیا کہ ان کا قتل ہمارے لئے کفارہ بن گیا (العیاذ باللہ) یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے تو تھے لیکن قتل نہ کر سکے۔ قرآن مجید میں واضح طور پر فرما دیا۔ "یقیناً انہوں نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔" نصاریٰ نے جو خود ساختہ عقیدے تجویز کئے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے بہت دور ہیں جو سراپا گمراہی ہیں یہ سب عقیدے انہوں نے خود سے تجویز کئے ہیں کلا و حاشا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان عقیدوں کی ہرگز تعلیم نہیں دی۔ انہوں نے تو توحید کی دعوت دی اور جب تک اس دنیا میں رہے اسی دعوت پر قائم رہے۔

یہودیوں کا دین خاندانی اور نسلی دین ہے وہ دوسروں کو اپنے دین کی دعوت بھی نہیں دیتے اور وہ اس باطل عقیدہ میں مبتلا ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دین غیر منسوخ ہے اور ان کی شریعت ہمیشہ کے لئے ہے اور وہ اپنے بارے میں سمجھتے ہیں کہ جنت میں ہم ہی جائیں گے انہوں نے اول حضرت عیسیٰ السلام کی رسالت کا انکار کیا۔ پھر سیدنا حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا۔ حالانکہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ انہوں نے جانتے ہوئے اور توریت شریف میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری کا مطالعہ کرنے کے باوجود اور جو توریت شریف میں آپ کی علامات بتائی گئی تھیں ان کے ذریعہ آپ کے پہچاننے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کیا اور آج تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے انکاری ہیں اور ان کا گمان یہ ہے کہ ہم ہی جنتی ہیں۔ سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا فرض قرار دیا ہے اور یہود و نصاریٰ نے اپنے طور پر اپنے بارے میں خود سے اپنی نجات کا عقیدہ تجویز کر رکھا تھا اس کو چیلنج کیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے "اور انہوں نے کہا کہ یہود نصاریٰ کے علاوہ ہرگز جنت میں کوئی داخل نہ ہو گا یہ ان کی آرزوئیں ہیں آپ فرما دیجئے کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔" قرآن میں صاف بتا دیا کہ محض آرزو کرنے سے اور اپنی نجات کا بلا دلیل عقیدہ رکھنے سے نجات نہ ہو گی عقیدہ اور عمل کے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سند صحیح کے ساتھ ثابت ہونا ضروری ہے جو کچھ اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بتائے یا اللہ کی کتاب بتائے اس کے ماننے میں نجات ہے۔ اپنی طرف سے تجویز کرنے یا آرزوؤں کا سہارا لینے سے نجات ہونے والی نہیں۔

یہود و نصاریٰ اور تمام ادیان والے خود غور کریں کہ وہ جو عقیدہ رکھتے ہیں اور اپنے بارے میں جو آرزوئیں بنائے ہوئے ہیں۔ ان کا ثبوت اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ہے یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ ان آرزوؤں کا ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ صرف اپنے پاس سے عقیدے بنا کر آرزوئیں لئے بیٹھے ہیں۔ خود ہی غور کر لیں کہ ان آرزوؤں کا سہارا لینے سے جو بلا دلیل اور بلا سند ہیں کیسے نجات ہو گی؟

نصاریٰ نے یہ جو نکالا ہے کہ چرچ میں اتوار کے دن جانے سے ان کا پادری عام گناہوں کو عمومی اعلان کے ذریعہ معاف کر دیتا ہے اور بعض گناہوں کو اس کے سامنے یا پس دیوار اقرار کرنے سے معاف کر دیتا ہے' یہ عوام کے لئے بہت بڑا دھوکہ ہے' قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ "اور اللہ کے سوا گناہوں کو کون معاف کرے گا" نافرمانی خالق جل مجدہ کی ہو اور اسے معاف کر دے مخلوق' یہ انتہائی نامعقول بات ہے۔ نصاریٰ کے پادری اپنی نجات کے بارے میں غور کر لیں کہ جو عقائد اور جو باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نہ صرف یہ کہ ثابت نہیں بلکہ ان کی تعلیم کے خلاف ہیں وہ نجات کا ذریعہ کیسے بنیں گی؟ اور جو لوگ ان کو مانتے ہیں چرچ میں آتے ہیں ان کی آخرت کی بھی فکر کریں۔ دنیا کے لئے اپنی ذات کو اور اپنی قوم کو دوزخ میں نہ جھونکیں خود بھی خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین قبول کریں اور اپنے عوام کو بھی اس کی دعوت دیں۔ ہر شخص کی آرزو کے موافق اگر معاملہ ہو جایا کرتا تو اللہ تعالیٰ شانہ نبیوں کو کیوں مبعوث فرماتا اور کتابیں کیوں نازل کرتا عقیدے اور عبادات کے طریقے اس لئے خود بتائے جو اس کے نبیوں اور اس کی کتابوں کے ذریعہ انسانوں تک پہنچے۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے رسالت ختم فرما دی سارے انسانوں کے لئے سارے زمانوں کے لئے آپ ؐ کو نبی بنا کر بھیجا اب آپ ؐ کے بعد کوئی نیا پیغمبر آنے والا نہیں ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا "اور ہم نے آپ کو سارے انسانوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہی بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" یہ دنیا آنی جانی ہے۔ ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے ہر شخص کی موت پر اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے پھر قیامت کے دن سبھی مر جائیں گے اور اس کے بعد زندہ ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوں گے مومن اپنے اعمال کا بدلہ اور کافر اپنے کفر کی سزا پالیں

باقی صفحہ ۲ پر

# امریکی بُنیاد پرستی کا تصوّر اور عصرِ حاضر کے تقاضے

عبدالعزیز عرضی

انسائیکلوپیڈیا برطانیہ میں مرقوم ہے کہ امریکہ میں ۱۸۸۳ء اور ۱۸۴۰ء کے دوران ایک مذہبی تحریک وجود میں آئی جس کے تحت عیسائیت کے لئے درج ذیل باتیں بنیادی حیثیت کی حامل قرار پائیں۔

(۱) عہد نامہ قدیم اور جدید کی لفظی تاویل اور حقانیت۔ (۲) کنواری ولادت۔ (۳) حیات ثانیہ۔ (۴) کفارہ۔ (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جسمانی طور پر دوسری آمد جو ہزار سالہ امن و آشتی کی ضمانت قرار دی گئی تھی۔ (۶) ڈارون کے نظریہ ارتقاء کی مخالفت بھی بنیادی حیثیت کی حامل قرار دی گئی چونکہ وہ بائبل سے متصادم تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں رجعت ثانیہ کے تصور نے اس تحریک کو خاصی مقبولیت دی۔ اسی بناء پر اسے مختلف عیسائی فرقوں کی طرف سے حمایت بھی حاصل ہوتی چلی گئی۔ نیویارک سٹی باپسٹ منسٹر جیمس انگلس (۱۸۷۲ء) کی کاوشوں سے نیاگرا بائبل کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں اس تحریک کو باقاعدہ طور پر مرکزی عقیدت کی حیثیت مل گئی۔ اس تحریک کی اہمیت اور امریکہ میں مقبولیت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے پس منظر پر بھی ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے۔ یہ وہ دور تھا جب کہ عصر جدید کے نظریات مذہب سے بیزاری کو فروغ دے رہے تھے۔ یورپی اقوام میں یہ اثرات کہیں زیادہ نمایاں تھے۔ اسی بناء پر امریکیوں کا اعتقاد اپنے پروٹسٹنٹ قائدین پر مجروح ہو رہا تھا جو اس وقت کے مروجہ نظام کے خلاف برسرپیکار تھے۔ پہلی ویٹیکان کونسل کے انعقاد سے پوپ کے اختیارات چرچ تک محدود ہو کر رہ گئے تھے لہٰذا رومن کیتھولک عیسائی جو خاصی بڑی تعداد میں امریکہ آباد ہو گئے تھے وہ بھی امریکیوں کی نظر میں مشکوک تھے۔ ان حالات میں امریکہ کے لوگ اپنی سوچ اور فکر کے مطابق اپنی مذہبی راہ خود متعین کرنا چاہتے تھے۔ اسی لئے مذکورہ بنیادی باتیں امریکیوں میں پرکشش ہوتی چلی گئیں دیگر فرقوں کی بااثر شخصیات کی شمولیت سے اس تحریک کو اور زیادہ فروغ ہوا انہی کی کاوشوں سے جگہ جگہ کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد مذکورہ تحریک کا ماڈرنسٹوں کے ساتھ ٹکراؤ ہوا چونکہ لبرلزم کی تحریک سے نہ صرف معاشرتی تنزلی عام ہو چکی تھی جس کی بناء پر اخلاقی اور روحانی اقدار پامال ہو رہی تھیں بلکہ بائبل پر تنقید اور اس کی حقانیت سے انکار روز مرہ کا معمول بن گئے تھے۔

اس طرح امریکی بنیاد پرستوں کو عالمی حیثیت تو ضرور حاصل ہو گئی لیکن وہ ماڈرنزم کے اس سیلاب کو نہ روک سکے جو یورپی اقوام کی طرح ان کی قوم کو بھی بہائے لے جا رہا تھا۔

امریکی بنیاد پرستوں کی ناکامی کی اصل وجہ ان کی سوچ اور فکر سے تعلق رکھتی تھی۔ وہ بائبل کی لفظی تاویل اور اس کی حقانیت کو منوانا چاہتے تھے لیکن عصر جدید کا نیا ذہن ان سے سوال کر رہا تھا کہ انسان کا رشتہ خدا کے ساتھ کیا ہے؟ اس کا جواب نہ عیسائیوں کے دوسرے طبقے دے پائے تھے اور نہ امریکی بنیاد پرست جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں دوسری آمد کا پرچار کر کے ہزار سالہ امن و آشتی کی نوید دے رہے تھے۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد اشتراکیت کے فروغ سے امریکی بنیاد پرستوں کی اہمیت میں اضافہ ہوتا چلا گیا کیا بعید ہے کہ انہیں حکومت کی سرپرستی بھی حاصل ہو گئی ہو بہرکیف! اس دور میں انہوں نے جگہ جگہ بائبل کے نام پر اسکول کالج اور ادارے قائم کئے ان میں شکاگو اور لاس اینجلس کے انسٹی ٹیوٹس اور فنون و سائنس کے ادارے عام شہرت رکھتے ہیں بنیاد پرست امریکیوں کے اپنے ریڈیو اسٹیشن بھی ہیں۔ نشریات کے علاوہ تبلیغی لٹریچر، جریدے اور کتابیں بھی کثیر تعداد میں شائع کرتے رہتے ہیں۔ انہی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ بنیاد پرستوں میں اساتذہ، طلبہ، سائنس دان، وکلاء، ڈاکٹرز، سیاست دان، انجینئرز کانگریس مین، موسیقار، تاجر اور ملازم پیشہ سب ہی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ راہبوں کی طرح نہ مخصوص ہیئت کے حامل ہوتے ہیں اور نہ معاشرتی طور پر الگ تھلگ رہتے ہیں لہٰذا ان کی شناخت کم از کم غیر عیسائیوں کے لئے ممکن نہیں۔ مذکورہ حقائق اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ بنیاد پرستی خالصتاً امریکی اصطلاح ہے اور بطور مذہبی عقیدت امریکہ میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے یورپ کے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک عیسائی ممکن ہے کہ امریکی بنیاد پرستی سے مکمل اتفاق نہ کرتے ہوں لیکن عیسائیت کے فروغ اور بقا میں وہ ان سے قطعی متفق ہیں اس طرح بنیاد پرستی کو اگر امریکی تصور عیسائیت کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا یوں بھی امریکیوں کا اپنا ایک احساس برتری ابتداء ہی سے چلا آ رہا ہے ان کی اکثریت یورپی اقوام سے نسبی تعلق رکھتی ہے لیکن انہوں نے ہر میدان میں اپنا تشخص علیحدہ قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔

یورپی اقوام کے تقریباً تمام مفکر اور سیاست دان بنیاد پرستی کو شدت پسندی سے تعبیر کرتے ہوئے اسلام سے منسوب کرتے ہیں اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے رہتے ہیں لیکن امریکی دونوں کے درمیان امتیاز کے قائل ہیں اسی لئے گزشتہ دنوں امریکہ کے موجودہ وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر نے کہا تھا کہ بنیاد پرستی کے وہ مخالف نہیں بلکہ شدت پسندی کو اچھا نہیں سمجھتے۔ (یہ بات انہوں نے ان مصریوں کے حوالے سے کہی تھی جو گزشتہ دنوں امریکہ میں گرفتار ہو گئے ہیں اور مصری حکمران انہیں بنیاد پرست کہتے ہیں) اس کی حقیقت کا پتہ آپ تعمیر حیات شمارہ ۱۰ ستمبر ۹۳ء کے مضمون سے معلوم کیجئے۔

یہ ہے بنیاد پرستی کی حقیقت جو امریکیوں کی نظر میں قابل مذمت نہیں بلکہ قابل قدر بنی ہوئی ہے چونکہ اس کا تعلق ان کے تصور عیسائیت سے ہے لیکن یورپی اقوام نے اس اصطلاح کا اطلاق اسلام کے لئے برائے مذمت کر رکھا ہے اس پہلو میں ان کا اسلام سے قدیم عناد بھی مضمر ہے اور اپنے عیسائی عوام کو امریکی تصور عیسائیت سے دور رکھنا بھی مقصود ہے ان اقوام کا یہ اسی طرح کا ایک نفسیاتی حربہ ہے جس طرح کے حربے وہ مسلمانوں کو اسلام اور اس کی تعلیمات سے دور رکھنے کے لئے صدیوں سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔

امریکی عوام بنیاد پرستی کے مخالف نہیں جیسا کہ کرسٹوفر کے مذکورہ بیان سے عیاں ہے بلکہ ان کے اسی بیان سے یہ عندیہ بھی ملتا ہے کہ بنیاد پرستی کے حامی افراد کی رسائی امریکہ کے کلیدی عہدوں تک ممکن ہے حقائق تو اس امر کے کہیں زیادہ شاہد نظر آتے ہیں لہٰذا بنیاد پرستی کی حقیقت سے آگہی پانے کے بعد اس کے اثرات کا تجزیہ بھی ناگزیر ہے لیکن اس تجزیے سے قبل ضروری ہے کہ اسلام

پر بنیاد پرستی کے اطلاق پر گفتگو کی جائے تاکہ یورپی اقوام کے اس نفسیاتی حربے کی حقیقت بھی بے نقاب ہو جائے جس نے ملت مسلمہ میں بے اعتمادی کی فضاء قائم کر دی ہے۔ مذکورہ بالا سطور میں بیان کردہ بنیاد پرستی کی حقیقت اور اس کی بنیادی باتیں اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ امریکی بنیاد پرستی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں وہ تو صرف ان مسلمانوں کو شدت پسند کہہ رہے ہیں جو اسلام کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ کرنے کے علمبردار ہیں چونکہ وہ یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ ملت مسلمہ کی صفوں میں ان کے ہم خیال افراد کی کمی نہیں بلکہ اقتدار کی کرسیوں پر تو وہی لوگ قابض ہیں جو اسلام کو دیگر مذاہب کی طرح انسان کا نجی معاملہ جانتے ہیں اور بسا اوقات کہتے نظر آتے ہیں کہ ایک شخص حج جاتا ہے یا نہیں یہ اس کا نجی معاملہ ہے۔ اسی طرح ایک شخص روزہ' نماز' حج اور زکواۃ پر عمل پیرا ہے یا نہیں یہ بات بھی ہر فرد کی نجی زندگی تک محدود ہونی چاہئے ملت مسلمہ میں ایسے ہی افراد نفاذ اسلام کے نام سے چراغ پا ہیں اسے ان کی کج فہمی کہیے یا ذہنی و فکری مغلوبیت بہر کیف! ان کا وجود ہمارے درمیان ہے وہ ملت مسلمہ کا حصہ ہیں انہیں نظرانداز کرنا کسی بھی طرح ممکن نہیں۔

ملت مسلمہ کی صفوں میں یہ ذہنی و فکری افتراق درحقیقت تعلیم کی تقسیم سے جو عہد غلامی کی باقیات میں سے ہے آیا ہے۔ نبی رحمتؐ نے تو آیات قرآنی کی روشنی میں مسلمانوں کو دینی اور دنیوی دونوں علوم کی تعلیم دی تھی اور اسی کی ترغیب فرمائی اسی لئے ایک مقام پر ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم فرض قرار دیا گیا جو کہ ہر مسلمان کو ایمان و ایقان سے فیض یاب ہونے کے لئے ناگزیر ہے دوسرے مقام پر سید المرسلین علیہ السلام نے حاصل کرنے کے لئے چین تک جانے کا مشورہ دیا اس میں دنیوی علوم سے فیض یاب ہونے کی تلقین مضمر ہے آپؐ کے اسی نظریہ علم کا فیضان تھا کہ مسلمانوں میں مفسرین' محدثین اور فقہاء کے علاوہ علوم کیمیا' طبیعیات فلکیات' اور فلسفہ و تاریخ' نیز طب و جراحی وغیرہ کے دونا بغہ روزگار ہوئے کہ یورپ کے حق گو آج بھی ان کی علمی فضیلت کا اعتراف کرتے ہیں۔ چودہ صدیوں پر محیط اسلامی تاریخ اس امر کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ مسلمانوں کو جو عروج و سرخروئی اور عظمت و سربلندی جہاں اور جب بھی ملی علم کی بدولت ہی ملے اور جب ملت مسلمہ نے ہادی برحق رحمت مجسم صلی اللہ علیہ و سلم کے نظریہ علم سے انحراف کیا تو مسلمانوں میں زوال کی راہ ہموار ہوئی حتیٰ کہ غلامی مقدر بنی (راقم السطور کی کتاب الہامی فلسفہ علم اسی موضوع پر اور طباعت کی منزلوں میں ہے۔)

بہرکیف! آج ہماری صفوں میں تمام تر افتراق و انتشار تعلیم کی تقسیم سے آیا ہے کہ ہم خود ایک دوسرے کو بدگمانی کی نظروں سے دیکھتے ہیں ایک طبقہ دینی علوم سے تو بہرہ ور ہے لیکن وہ نہ دیگر مذاہب کا شعور رکھتا ہے اور نہ ان تحریکوں کا اسے ادراک حاصل ہے جو اسلام کے منافی سرگرم عمل ہیں دوسرا طبقہ دین کی حقیقت و ماہیت سے ناواقف ہے بلکہ ان میں سے بیشتر نے تو اپنے دین کو سمجھا ہے مستشرقین کی تحریروں اور تقریروں سے جن کی شکر آلود گولیاں بظاہر انسانیت نواز ہوتی ہیں لیکن یہ باطن اسلام سے بدگمانی کا خمار پیدا کرتی رہتی ہیں اسی لئے بنیاد پرستی اور اس جیسے دیگر نفسیاتی حربوں سے چراغ پائی تو مسلمانوں کا مقدر بنی لیکن ان کا خاطر خواہ مداوا نہ ہوا یہی صورت حال آج ہمارے پیش نظر ہے۔

اسلام دنیا کے دیگر مذاہب کی طرح ایک مذہب ضرور ہے لیکن اس کی آفاقیت' ہمہ گیری اور زندگی کے تمام گوشوں پر محیط اس کی تعلیمات ایک منفرد ہیئت کی مظہر ہیں۔ یہ اپنے صحیفہ قرآن سے قبل آئے ہوئے صحف سماوی کی تکذیب نہیں کرتا۔ اسی طرح یہ اپنے داعی برحقؐ سے قبل آئے ہوئے نبیوں اور رسولوں پر ایمان کو ضروری قرار دیتا ہے۔ اس کی اساس خدائے ذوالجلال والاکرام کی وحدانیت کا وہ قرآنی تصور ہے جو دیگر مذاہب کی الہامی کتابوں میں بھی دیگر متعلقہ انبیاء کی زبانی بیان ہوا اور جو آج بھی نہ صرف ان صحیفوں میں بلکہ غیر اسلامی مذاہب کے صحیفوں میں بھی کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے۔ کیا قلب و نظر کو یہ وسعت و آفاقیت کہیں اور میسر آتی ہے؟

حق سبحانہ و تعالیٰ کی وحدانیت روز قیامت' اس کے صحیفوں' فرشتوں اور ختمی مرتبتؐ تک جملہ نبیوں پر ایمان و ایقان ہر مسلمان کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں ان باتوں کا تعلق انسان کی سوچ اور فکر سے ہے۔ ان کے بغیر کوئی فرد مسلمان کہلائے جانے کا مستحق ہی نہیں ہوتا۔ روزہ' نماز' حج اور زکواۃ وایمان و ایقان کو مستحکم بنانے کے لئے تربیتی راہیں ہیں اسی لئے فرض کا درجہ رکھتی ہیں ان پر خاتم الانبیاء علیہ الصلاۃ و السلام خود عمل پیرا ہوئے تاکہ بنی نوع انسان کے لئے قابل عمل بن جائیں۔ اسی لئے آپؐ کی سیرت طیبہ اور حیات مطہرہ کو ہر ایک کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا گیا ہے امور عبادت میں آپؐ مقام امامت پر ہادی برحق نظر آتے ہیں تو امور سلطنت میں مقام امارت پر رہبر اکمل کی صورت ملتے ہیں۔ دینی اور دنیوی تمام رفعتوں اور عظمتوں پر فائز ہونے کے باوجود آپؐ کی ذات والا صفات میں نہ آمریت کی جھلک نہ ملوکیت کا شائبہ حسب و نسب' رنگ و نسل اور فقرا و امارات کے تمام امتیازات چاک کر ڈالے بلا امتیاز مذہب عام شہری کو تحفظ و کفالت ہی کے نہیں بلکہ تحریر و تقریر اور اظہاریاں کے وہ حقوق عطا فرمائے کہ وہ سربراہ مملکت تک کو اپنی بپتا سنائے اور حق طلب کرے۔

یہ تھا اجمالی تذکرہ اس بنیادی باتوں کا جو ہر مسلمان کے لئے اجزائے ایمان ہیں ان کو ذہن میں رکھتے ہوئے ذرا ان باتوں کا تجزیہ کیجئے جو امریکی بنیاد پرستی کے تحت پہلے ہی مذکور ہو چکی ہیں یقیناً" ہر دو کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہر مسلمانوں کو ان پر کوئی اعتراض بھی نہیں یہ ان کا اپنا تصور عیسائیت ہے اگر ان سے یورپی اقوام کے پروٹسٹنٹ یا کیتھولک عیسائی یا ان کے دوسرے فرقے اتفاق نہیں کرتے تو یہ ان کا مسئلہ ہے بہرحال! ہم ان سے یہ دریافت کرنے میں حق بجانب ہیں کہ جب ہم ان کے مذہبی معاملات میں دخل نہیں دیتے تو یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ وہ ہمارے مذہبی معاملات میں دخل اندازی کریں ملت مسلمہ کے افراد خواہ وہ پاکستانی ہوں یا مصری' افغانی ہوں یا الجزائری' عراقی ہوں یا سوڈانی' سعودی ہوں یا ایرانی ان تمام بنیادی حقوق کے حق دار ہیں جو امریکہ و کینیڈا' برطانیہ و فرانس اور جرمنی و اٹلی کے عیسائی شہری رکھتے ہیں لہذا اپنے مذہب پر عمل پیرا ہونا اور اس کو پیش کرنا بھی ان کا بنیادی حق ہے۔

امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ کرسٹوفر نے کہا ہے کہ وہ بنیاد پرستی کے مخالف نہیں بلکہ شدت پسندی کے مخالف ہیں ایک طرف وہ بنیاد پرستی کی حمایت کر کے اصول پرستی کی تائید کر رہے ہیں' دوسری جانب مسلمانوں کی اصول پرستی کو شدت پسندی قرار دے رہے ہیں چونکہ جن مسلمانوں کو انہوں نے شدت پسند قرار دیا ہے ان کا قصور تو صرف اسی قدر ہے کہ وہ اسلام کے مذکورہ اصولوں پر عمل پیرا ہیں اور اس نظام حیات کو اختیار کرنا چاہتے ہیں جو ان کے نبی محتشم علیہ الصلواۃ و السلام نے عطا فرمایا ہے ان فرزندان اسلام نے تو بوسنیا کے عیسائیوں کی طرح کسی بھی مقام پر غیر مسلموں کے ساتھ وہ انسانیت سوز رویہ اختیار نہیں کیا جو وہ اپنے ہم وطن مسلمان مرد عورتوں اور بچوں کے ساتھ کر رہے ہیں لیکن انہیں امریکہ نے آج تک نہ شدت پسند یا بنیاد پرست عیسائی کہہ کر ان کی مذمت کی ہے اور نہ ان کے خلاف وہ قدم اٹھایا ہے جو وہ مسلمان ملکوں کے خلاف کرتے رہے ہیں کیا امریکہ کی یہ پالیسی بنیاد پرستی اور دوہرے معیار کی آئینہ دار نہیں؟

## بقیہ: عرش کے سائے تلے

گے۔ یہ دنیا دارلاسباب ہے اس میں اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے کبھی مسلم غالب کبھی کافر غالب' مسلمانوں سے دشمنی کرنے اور اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور مسلمانوں کے ملکوں کو توڑنے اور ان کی حکومتوں کو زیر و زبر کرنے سے آخرت کا مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔ ہر شخص حق کو دیکھے اور حق کو قبول کرے اور پس و پیش کو نہ دیکھے اور یہ نہ دیکھے کہ اگر میں نے اسلام قبول کر لیا تو روزی اور روٹی کا کیا ہو گا؟ اور کرسی چھن جائے گی اور لوگ دشمن ہو جائیں گے بلکہ موت کے بعد کی ہمیشہ والی زندگی میں عذاب سے محفوظ رہنے کی فکر کرے۔

# فتنۂ انکارِ حدیث

## ایک عظیم فتنہ دورِ حاضر کے تناظر میں

تلخیص و تحقیق---چوہدری محمد نعیم
(ایم بی بی ایس--بی ایڈ)
بہاولپور
میاں مقصود احمد خان
لاہور

زیر نظر مضمون کا سلسلہ غلام احمد پرویز کے عقائد کو امت مسلمہ پر واضح کرنے کے لئے شروع کیا گیا ہے جنہوں نے بظاہر تو مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے مگر یہ کروا تمام مذہبی' روحانی اور اخلاقی قدروں کی بنیاد ہی کھوکھلی کرنے کی ناپاک جسارت میں مصروف کار ہے۔ غلام احمد پرویز کے فتنہ کی خطرناکیاں بھی غلام احمد قادیانی سے کچھ کم نہیں کیونکہ یہ شخص ذہنی طور پر مذہب کا مخالف ہے اور آپ کو بھی مذہب سے علیحدہ کرنے کا داعیہ رکھتا ہے اگر اس فتنہ کو ابھی سے پہچان کر دھتکار دیا جائے تو انشا اللہ یہ فتنہ گمنانی کی موت مرجائے گا ورنہ اگر غلام احمد قادیانی کی ابتدائی حالت کے مطابق غلام احمد پرویز کے ابتدائی حالات میں آپ اس کی بھی حوصلہ افزائی کرتے رہے تو پاکستان میں نہ اسلامی قانون بن سکے گا اور نہ آپ کے نماز' روزہ' حج' زکواۃ وغیرہ محفوظ ہوں گے۔

لغت کی اہم ترین کتاب "لسان العرب" کی رو سے فتنہ کے معنی آزمانے اور پرکھنے کے ہیں اس لئے ہر وہ چیز جو انسان کی عقل اور اس کے عزائم کے لئے وجہ امتحان ہو فتنہ ہے یا دوسرے لفظوں میں جن باتوں کی بناء پر حق و صداقت کی راہ پر قائم رہنا دشوار ہوجائے فتنہ ہیں۔ اسی معنی کے اعتبار سے مال و دولت بھی فتنہ ہے کیونکہ اس کی فراوانی میں کم لوگوں کا عقلی توازن ٹھیک رہتا ہے۔ فقر و فاقہ بھی فتنہ ہے اس لئے کہ اس سے دوچار ہونے والے بہت کم لوگوں کا راہ حق پر قدم استوار رہتا ہے۔ اولاد بھی فتنہ ہے کیونکہ اس کے آرام و راحت کے لئے انسان جائز و ناجائز کی حدود توڑ دیتا ہے۔ کسی صحیح عقیدہ سے پھرنے کے لئے جبر و تشدد برتنا بھی فتنہ ہے کہ اس میں اہل حق کی حق پرستی کا کھلا امتحان ہے۔ کافر کی خوشحالی بھی فتنہ ہے کہ یہ صورت حال مومن کے لئے بڑی وجہ ابتلا ہے۔ منافق کی وہ تدبیر بھی فتنہ ہے جو اہل حق کے خلاف وہ عمل میں لاتا ہے کہ اس طرح سے حق پرستوں کی آزمائش شدید سے شدید تر ہوجاتی ہے اسی طرح علم بھی بسا اوقات فتنہ بن جاتا ہے بقول امام مالکؒ: علم کثرت روایات کا نام نہیں بلکہ وہ ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ دلوں میں ڈال دیتا ہے اس کی کھلی ہوئی علامت دنیا سے نفرت اور آخرت کی طرف توجہ ہے۔

• اس لئے جس شخص کے دل میں دنیا سے نفرت کے بجائے دنیا کی محبت اور آخرت کی طرف توجہ کے بجائے آخرت سے غفلت ہو اس کا علم نورانی علم نہیں بلکہ ظلمانی ہے جو زمان و مکان کی حقیقت تک نہیں پہنچا سکتا۔ جن پر نور علم سے کسی چیز کی حقیقت منکشف ہوتی ہے ان میں پھر دو فرقے رہ جاتے ہیں پہلا وہ جو اس علم کی روشنی میں بخوف آخرت ہدایت کا راستہ اختیار کرتا ہے اور دوسرا وہ جو دنیا کی لذت میں مبتلا ہو کر ضلالت کی راہ لیتا ہے جسے سب سے پہلے معلم الملکوت نے اختیار کیا چنانچہ فتنوں کے آغاز کی تاریخ اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب کہ شیطان حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلوانے میں کامیاب ہوا۔ گویاں فتنوں کی ابتداء علم ہی سے ہوئی۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دنیا میں پہنچنے کے بعد بنی نوع انسان دو گروہوں میں بٹ گئے حزب اللہ اور حزب الشیطان جس سے حق و باطل کی معرکہ آرائی شروع ہوگئی یہ سلسلہ آج تک برابر چلا آرہا ہے۔

مذہبی لحاظ سے فتنہ انکار حدیث اپنی نوعیت کا واحد فتنہ ہے جس سے شجرہ اسلام کی جڑیں کھوکھلی ہوجاتی ہیں اور اسلام کا کوئی بدیہی مسئلہ بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس عظیم فتنہ کے دست برد سے عقائد و اعمال' اخلاق و معاملات' معیشت و معاشرت اور دنیا و آخرت کا کوئی اہم مسئلہ بھی محفوظ نہیں رہ سکتا حتی کہ قرآن کی تفسیر اور تشریح بھی کچھ کی کچھ ہو کر رہ گئی ہے اور اس فتنہ نے اسلام کی بساط کہن الٹ کر رکھ دی ہے جس سے اسلام کا نقشہ ہی بدل چکا ہے۔ جس وقت خاتم النبینؐ نے دنیا کو **اکملت لکم دینکم** کا مژدہ سنایا تو اس وقت حزب الشیطان میں ایک کھلبلی سی مچ گئی وہ جانتے تھے کہ اگر آپؐ کی تعلیمات سے لوگوں کو دور رکھا جائے تو پھر قرآن میں بھی حسب خواہش اسی طرح تحریف و تخفیف کرنی آسان ہوجائے گی جس طرح پہلی آسمانی کتابوں میں کی گئی تھی اور اگر ہم نے خود کو رسولؐ کا متبع بنا لیا تو پھر انؐ کی ہی تعلیم و تفسیر قبول کرنی پڑے گی جس سے خواہشات نفس پر چلنا ناممکن ہوجائے گا چنانچہ اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہوں نے تحریک انکار قرآن و حدیث کی بنیاد رکھی اور مکہ کے گلی کوچوں میں اعلان کردیا کہ جس وقت قران پڑھایا جا رہا ہو تو اس وقت خوب شور و غل مچاؤ کوئی شخص محمدؐ کی تعلیم و تربیت کی طرف دھیان نہ کرے۔ اس تحریک انکار قرآن و حدیث کو حزب الشیطان نے مختلف ادوار اور مختلف طریقوں سے چلایا۔ کبھی قرآن و اسلام کو جھٹلانے کے لئے اعلانیہ خدا کے وجود سے انکار کیا۔ کبھی مسلمانوں کو سنت نبویؐ سے ہٹانے کے لئے تخت نبویہ پر آئمہ تبلس کو بٹھانے کی کوشش کی گئی اور کبھی بدعات کے اجراء کے لئے دجاجلہ عصر کو مہدویت کا جامہ اوڑھایا گیا اور جہاں ان تینوں حربوں سے کام نکلتا نظر نہ آتا وہاں دعوت قرآن و حدیث کے پردہ میں فتنہ و فساد پھیلایا گیا۔ نزول وحیٔ کے زمانہ سے لے کر پہلی صدی تک صحیح حدیث کو متفقہ طور پر قرآن کریم کے بعد حجت سمجھا جاتا تھا حتی کہ بعض فتنہ گر فرقے ظاہر ہوئے جن میں معتزلہ پیش پیش تھے جس کا پیشوا اول و واصل بن عطا المتولو ۸۰ء تھا جن کے نزدیک دلائل و براھین کی مد میں ایک سب سے بڑا مقیاس و معیار عقل بھی ہے۔ انہوں نے بہت سے حقائق ثابتہ اور کیفیات کو اپنی عقل نارسا کی زنجیروں میں جکڑ کر اپنی خام عقل کی ترازو میں تولنا چاہا اور راہ غلاظت سے بھٹک کر ورطہ ضلالت میں گر گئے۔

کتابی شکل میں اس فتنہ کی خبر سب سے پہلے حضرت امام شافعیؒ (المتوفی ۲۰۴ھ) نے اپنے رسالہ اصول فقہ میں لی ہے حضرت امام احمد بن جنبلؒ (المتوفی ۲۴۱ھ) نے بھی اطاعت رسول کے اثبات میں ایک مستقل کتاب لکھی اور قرآن و حدیث کے مخالفین کی معقول تردید کی ہے۔ علماء اہل مغرب میں سے شیخ ابوعمرو ابن عبدالبرؒ (المتوفی ۳۶۸ھ) نے اپنی شہرہ آفاق کتاب جامع بیان العلم و فضلہ میں اس گمراہ طائفہ کے مذموم دلائل کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے ہیں۔ حافظ محمد ابراہیم یمانیؒ (المتوفی ۸۴۰ھ) نے مفتاح الجنتہ فی الا احتجاج باسنہ میں کافی ٹھوس دلائل دیئے ہیں اور دین قویم کی حفاظت کا حق ادا کیا ہے۔ حقیقت...

ہے کہ ہر دور میں باطل کے مقابلہ میں حق تعالیٰ نے کچھ ایسے نفوس قدسیہ پیدا کئے ہیں کہ جن کی علمی و عملی' اخلاقی اور روحانی زندگی حق پسند لوگوں کے لئے مشعل راہ اور مخالفین کے باطل خیالات کے لئے سد سکندری بنتی رہی ہے۔

دور حاضر کے منکرین حدیث مختلف طبقات اور متعدد افکار و نظریات میں بٹے ہوئے ہیں ان تمام کے نظریات و افکار اور عقائد و اخلاق کا احاطہ کرنا تو حیلہ امکان سے باہر نظر آتا ہے ہم ان میں سے صرف غلام احمد پرویز کے چند عقائد و اقوال اور نظریات و افکار خود انہی کی عبادات و تحریرات سے پیش کریں گے تاکہ مسلمان ان کے خیالات و رجحانات سے قدرے واقف ہو جائیں اور ان کو بھی دعوت الی القرآن کے نظر بظاہر دلاویز مگر درحقیقت حد درجہ مہلک پروگرام کا علم ہو جائے۔

ہر دور میں حزب الشیطان نے ہمیشہ انسان کے جذبہ نفرت سے کام لینے کی کوشش کی۔ جیسا کہ ہر ٹرینڈ رسل لکھتا ہے کہ "علم النفس کی رو سے کسی لڑائی یا کشمکش میں کامیابی اور فتح حاصل کرنے کا موثر ترین ذریعہ یہی ہے کہ انسان کے جذبہ نفرت کو مخاطب بنایا جائے۔" (ہیگل' مارکس اور نظام اسلام صفحہ ۷۵)

چنانچہ غلام احمد پرویز نے اسی اصول پر اپنی تحریک کو چلایا۔ اس نے اپنی طبقاتی جنگ کا سنگ بنیاد اس نظریے پر رکھا۔ "مسلمان سرمایہ داروں کی یہ حالت ہے کہ یہ لوگ دوسروں کا خون چوس کر خود امیر بنتے اور انہیں غریب و محتاج بنا دیتے ہیں اور پھر عید و شب برات پر ان کی طرف خیرات کے چند پیسے پھینک کر مطمئن ہو جاتے ہیں کہ کار ثواب سے ان کی عاقبت سنور جائے گی۔" (قرآنی فیصلے صفحہ ۴۸)

غلام احمد پرویز نے اعلان کیا کہ "اگر مسلمان مزید ذلت و خواری سے بچنا چاہتا ہے تو اسے بہرحال مذہب چھوڑنا ہو گا۔" (طلوع اسلام فروری ۵۲ صفحہ ۴۹)

پرویز نے مسلمانوں کو مذہب سے منحرف کرنے کے لئے یوں فریب دیا کہ "اسلام ایک مذہب نہیں دین ہے' مذہب کا لفظ تک قرآن کریم میں نہیں ہے۔" (معارف القرآن جلد ۴ صفحہ ۴۱۷)

"دین اس ضابطہ کا نام ہے جسے قرآن نے متعین کیا اور مذہب ان عقائد و رسوم کا نام ہے جو ہم میں مروج ہیں۔" (اسلامی نظام صفحہ ۲۶)

اس لئے غلام احمد پرویز کے نزدیک نماز' روزہ' حج زکوٰۃ وغیرہ ایسے ارکان اسلام محض مذہبی رسوم ہیں جو "مولویوں" کی پیدا کردہ ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں "جب تک دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلتے رہیں گے زکوٰۃ دی جاتی رہے گی قربانیاں ہوتی رہیں گی لوگ حج بھی کرتے رہیں گے اور قوم بدستور بے گھر بے در' بھوکی ننگی اسلام کے ماتھے پر کلنک کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی۔" (قرآنی فیصلے صفحہ ۵۲)

اس طرح مذہب کو قرآن کے خلاف ظاہر کر کے قرآن کی معنوی تحریف کے ذریعے خود پیدا کردہ اسلام کو دین مصطفوی ﷺ پر ترجیح دینے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ کفر و ضلالت کی ایسی بھول بھلیوں سے ایک مسلمان کا بچ نکلنا بڑا مشکل ہے تاوقتیکہ وہ صحیح معنوں میں دیندار نہ ہو اور خدا اور اس کی تعلیمات پر ایمان بالغیب نہ رکھتا ہو۔ جیسا کہ ایک مرتبہ امام رازیؒ کو مرض الموت کے قریب شیطان نے ان سے اثبات خدا کی دلیل طلب کی انہوں نے ایک دلیل بیان کی اس نے جھٹلا دی۔ انہوں نے دوسری دلیل اس نے رد کر دیا۔ انہوں نے تیسری دلیل دی اس نے اسے بھی ٹھکرا دیا غرضیکہ انہوں نے ایک سو دس دلیلیں پیش کیں مگر معلم الملکوت نے اپنی سحربیانی سے سب کو رد کر دیا تو انہوں نے شیطان کو یہ کہہ کر لاجواب کر دیا کہ میں خدا کو بلا دلیل مانتا ہوں غرضیکہ پرویزیت کا یہ فتنہ بڑی سرعت سے ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ میں پھیل رہا ہے اور اس ملک میں نشوونما پا رہا ہے جس کے آئین کی بنیاد کتاب و سنت پر رکھی جا رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں کو ان مذہبی اشتراکیوں کے دام تذویر سے بچانے کے لئے ان کے پیش کردہ وساوس اور اشکال کی تردید اس طریق سے کی جائے کہ یہ فتنہ آئندہ بڑھنے نہ پائے۔

مسلمانوں کا مذہب اور دین جو قرآن کریم اور احادیث پر مبنی ہے اعلیٰ صداقت کا حامل ہے اور حق مذہب ہے لیکن غلام احمد پرویز بلا استثناء تمام مسلمانوں کے مذہب کو غلط تصور کرتے ہیں اور ان کا تمام لٹریچر قرآن کی معنوی تحریف۔ اطاعت رسولؐ سے انحراف' احادیث نبوی کے انکار اور آئمہ سلف کی تقلید سے گریز کا مظہر ہے چنانچہ وہ خود لکھتا ہے "میری قرآنی بصیرت نے مجھے اس نتیجہ پر پہنچا دیا ہے کہ جو تصور آج کل مذہب کا لفظ پیش کرتا ہے وہ تصور قرآن کے خلاف ہے۔" (مقام حدیث جلد دوئم ۱۳۳)

غلام احمد پرویز ایک اور جگہ بڑی بے باکی سے اپنے مسلک و مقصد کا اعلان ان الفاظ میں کرتا ہے۔ "جو کچھ اس وقت اسلام کے نام پر رائج ہے وہ اسلام نہیں ہے اور جو کچھ حقیقی اسلام ہے اسے وہ لوگ کبھی اسلام کہہ کر پکارنے نہیں دیں گے جو مروجہ اسلام کے علمبردار ہیں' یہی وجہ ہے کہ ہم شروع دن سے کہتے چلے آ رہے ہیں کہ جب تک ملا کو اسلام کا ترجمان سمجھا جائے گا صحیح اسلام کا مفہوم کبھی متعین نہیں ہو سکے گا۔" (طلوع اسلام اپریل ۱۹۵۵ء صفحہ ۱۰)

قرآن کی معنوی تحریف' غلام احمد پرویز کفر و الحاد کی دعوت قرآن و اسلام کے نام پر دیتا ہے اس سلسلہ میں ان کے لئے سب سے بڑی مشکل یہ پیدا ہوئی کہ وہ قرآن کے الفاظ بدلنے پر قادر نہ ہو سکے اس لئے ان کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہ رہا کہ قرآن کے معنی و مفہوم بدل کر اپنا مطلب نکالا جائے جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے تورات و انجیل کے معاملہ میں کیا۔ چنانچہ پرویز لکھتا ہے کہ "ہمارے ہاں قرآن کے الفاظ کا جو مفہوم مروج ہے وہ بیشتر غیر قرآنی ہے اس کے لئے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ہم چونکہ قرآن کو ترجموں کے ذریعے سمجھتے ہیں اس لئے اس کی اصل سے ناواقف رہ جاتے ہیں۔" (قرآنی فیصلے صفحہ ۲۶)

پرویز ایک دوسرے مقام پر یوں رقم طراز ہے "مسلمانوں نے بھی چند تصورات و رسوم کی لاشوں کو اپنے سینے سے لگا رکھا ہے جو شخص ان لاشوں کو اس سے الگ کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ وہ اسے چاقو دکھاتا ہے اور جو انہیں مردہ کہتا ہے وہ اسے پتھر مارتا ہے میں نے عمر بھر اس کی کوشش کی ہے کہ جس انداز سے قرآن کی روشنی نے یہ حقیقت مجھ پر بے نقاب کی ہے کہ جس جسد بے جان کو مسلمان محبوب جاں نواز سمجھ کر سینے سے لگائے لگائے پھر رہا ہے وہ ایک لاش ہے اسی انداز سے یہ حقیقت دوسروں کے سامنے بھی پیش کر دوں۔" (اسباب زوال امت صفحہ ۱۷-۱۶)

ان تصریحات کی روشنی میں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دنیائے اسلام کے اندر قرآن کی معنوی تحریف کا سہرا پرویز کے سر ہے پرویز ایک جگہ قرآنی تعلیمات کو یوں ناقص قرار دیتا ہے۔ "ہزار برس سے یہ قوم بظاہر قرآن کو سینے سے لگائے پھر رہی ہے لیکن اس قرآن سے انہیں سوائے ضلالت و خسران کے اور کچھ نصیب نہیں ہوتا۔" (اسباب زوال امت صفحہ ۱۰۸)

اطاعت رسولؐ سے انحراف: جناب نبی کریمؐ نے حجتہ الوداع کے موقع پر منیٰ کے مقام پر ہزاروں کی تعداد میں صحابہ کرامؓ کی وساطت سے امت کو یہ پیغام پہنچایا کہ "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان پر کاربند رہو گے تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت ہے۔" (مسند دارمی)

اور بار بار قرآن کریم میں واطیعو الرسول وغیرہ کے صریح الفاظ سے اطاعت رسول کو تسلیم کرنا اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنا مسلمانوں کا اہم فریضہ بتایا گیا ہے لیکن پرویز نے قرآن کی معنوی تحریف کے ساتھ ساتھ معلم قرآن سے بھی انحراف کا اعلان کر دیا "اطاعت صرف خدا کی ہو سکتی ہے کسی انسان کی نہیں حتیٰ کہ رسولؐ بھی اپنی اطاعت کسی سے نہیں کرا سکتا۔" (معارف القرآن جلد ۴ صفحہ ۶۸۶)

ایک اور مقام پر پرویز یوں لکھتا ہے "قرآن یہ کہنے آیا تھا کہ اور تو اور کسی رسول کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی اطاعت انسانوں سے کرائے وہ خود بھی احکام خداوندی کی اطاعت کرتا ہے۔" (مقام حدیث جلد ۱ صفحہ ۷۲)

احادیث نبوی کا انکار: اپنی خود ساختہ شریعت سازی کے پروگرام کی تکمیل کے لئے غلام احمد پرویز نے انکار و ابطال حدیث کی مہم شروع کی جس کی بنیاد اس دلیل پر رکھی کی احادیث سرمایہ دین نہیں اور اس کی تائید میں یہ وجوہات دیں کہ

"(۱) احادیث کی جس قدر کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں (بخاری و مسلم سمیت) ان کے الفاظ رسول اللہ کے نہیں ہیں یہ احادیث روایات بالمعنی ہیں۔" (مقام حدیث جلد ۱ صفحہ ۵۱)

"(۲) احادیث کی حیثیت دین کی تاریخ ہے دین یقینی ہونا چاہئے یعنی شے (تاریخ) دین نہیں بن سکتی۔" (مقام حدیث جلد ۱ صفحہ ۶۹)

پرویز اس تاریخی ریسرچ اور تحقیق کے بعد فقدان افادہ بھی اپنے ہاتھ میں لے کر یوں رقم طراز ہے کہ "چونکہ احادیث یقینی نہیں ظنی ہیں اس لئے یہ دین نہیں قرار دی جا سکتیں ان کی حیثیت تاریخ کی ہے اور تاریخ تنقید کی حد سے بالاتر نہیں ہوتی۔" (طلوع اسلام صفحہ ۳۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

تقلید سلف سے گریز: حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صراط مستقیم پر چل ہی وہ سکتا ہے جو تقلید کرے جیسا کہ اس احکام ربانی سے واضح ہے۔ واتبع سبیل من اناب الی---- اس شخص کے طریقہ کی پیروی کرو جس نے میری طرف توجہ کی (سورہ لقمان پ ۲۱)

رسول اللہ نے اس حکم کی پیروی کی جو اللہ تعالیٰ نے بواسطہ جبرائیل علیہ السلام نازل فرمایا اور صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور آئمہ سلف نے رسول اللہ کی پیروی و تقلید کی اور امت مسلمہ نے ان سب کی تقلید کی اور اسلام دنیا میں صرف حضور نبی کریم کے متبعین کی مجاہدانہ کارروائیوں سے پھیلا لیکن غلام احمد پرویز کی اسلام دشمنی کا پروگرام تقلید سلف سے گریز کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس نے اتباع کتاب و سنت کے اس آخری دروازہ کو ہمیشہ کے لئے بند کرنے کے لئے مسلمانوں کو یوں فریب دیا۔ "(۱) اسلام کا نصب العین یہ تھا کہ وہ انسان اور خدا کے درمیان براہ راست تعلق پیدا کر دے اس تعلق کہ عبد و معبود کے درمیان کوئی دوسرا واسطہ اور ان کے درمیان کوئی دوسری قوت حائل نہ ہو۔" (مقام حدیث جلد ۱ صفحہ ۹)

"(۲) تقلید اختیار ہی وہ قوم کرتی ہے جس میں مجاہدانہ روح باقی نہ رہے۔" (ایضاً صفحہ ۲۹)

اسلامی عقائد و عبادات کا انکار: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "رسول جو کچھ تم کو (حکم) دیا کریں وہ مان لیا کرو اور جس بات سے روکیں تم رک جایا کرو۔" (۷ الحشر ۵۹) چنانچہ مخبر صادق نے فرمایا کہ "دین اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے، توحید و رسالت کی گواہی، نماز، زکوٰۃ، حج، رمضان کے روزے۔" (مشکوٰۃ ۱۲)

لیکن پرویز کے نزدیک یہ باتیں دین نہیں محض رسوم ہیں:

"دین اس ضابطہ زندگی کا نام ہے جسے قرآن نے متعین کیا ہے اور مذہب ان عقائد و رسوم کا نام ہے جو ہم میں مروج ہیں۔" (اسلامی نظام صفحہ ۲۶)

وہ رسوم کونسی ہیں ان کی نشاندہی پرویز یوں کرتا ہے۔

"رب ہماری صلوٰۃ وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایشور بھگتی کہلاتی ہے ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں برت کہتے ہیں۔ ہماری زکوٰۃ وہی ہے جسے مذہب دان یا خیرات کہہ کر پکارتا ہے ہمارا حج مذہب کی یاترا ہے ہمارے ہاں یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ثواب ہوتا ہے اور ثواب سے نجات ملتی ہے۔" (قرآنی فیصلے صفحہ ۳۱)

یہاں تک کہ پرویز کے نزدیک نماز بھی عبادت نہیں بلکہ "نماز خدا کی پرستش کی رسم ہے جو ہر مذہب میں کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے اور پارسیوں کے ہاں اس کا نام تک بھی یہی ہے۔" (قرآنی فیصلے صفحہ ۲۷)

اسی طرح پرویز نے زکوٰۃ کو مولوی ٹیکس قرار دیا ہے "آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے اگر یہ حکومت اسلامی ہوگی تو یہی ٹیکس زکوٰۃ ہو جائے گا ایک طرف ٹیکس اور دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور مسلمانوں جیسی مفلس قوم کو مفلوک تر بنانے کا ذریعہ۔" (قرآنی فیصلے صفحہ ۲۷)

حج کے متعلق پرویز یوں لکھتا ہے "یہ بھی ایک رسم ہے اسلامی معاشرہ کا جزو نہیں ہے۔" (قرآنی فیصلے صفحہ ۳۱)

قربانی کے ثبوت میں آنحضرت سے قولاً اور فعلاً متواتر درجہ کی صحیح احادیث موجود ہیں اور حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت دس سال مدینہ طیبہ میں رہے اور ہر سال آپ قربانی کرتے رہے (مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۲۹) لیکن پرویز نے قربانی کے متعلق ذرا دور رسول کی اطاعت سے صاف انکار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "پھر تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ خود رسول اللہ نے بھی مدینہ طیبہ میں قربانی نہیں دی لہٰذا ہر جگہ قربانی دینا نہ حکم خداوندی ہے اور نہ سنت ابراہیمی علیہ السلام اور نہ ہی سنت محمدی۔" (طلوع اسلام صفحہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۹ء)

پرویز نے لوگوں کو دنیا و آخرت سے بے فکر ہو جانے کا سبق پڑھایا اور ساتھ ہی جنت و جہنم کا بھی مدعم خود یوں خاتمہ کیا۔ "سلسلہ ارتقاء میں آگے بڑھ جانا جنت کی زندگی ہے نشوونما کی صلاحیت کے سلب کر چکنے کے بعد سلسلہ ارتقاء رک جانے کا نام جہنم ہے اس لئے جنت یا جہنم کسی خاص مقام کا نام نہیں کیفیات زندگی کی تعبیر ہے۔" (طلوع اسلام اکتوبر ۱۹۵۱ء صفحہ ۲۴، ۲۵)

ایک اور جگہ یوں لکھا ہے۔ "یہی وجہ ہے کہ قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کے بجائے ہمیشہ مستقبل کی طرف رکھنے کی تاکید کرتا ہے اسی کا نام ایمان بالآخرت ہے۔" (طلوع اسلام صفحہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

تمام صحیح العقیدہ مسلمان اس امر پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو کئی ایک حسی معجزات عطا فرمائے تھے معراج جسمانی اور شق قمر وغیرہ کے معجزات خود قرآن کریم میں مذکور ہیں اور آپ کے دیگر ظاہری اور حسی معجزات کا ذکر کتب حدیث اور تاریخ وغیرہ میں موجود ہے مگر اس کا کیا کیا جائے کہ پرویز لکھتا ہے۔ "گزشتہ صفحات میں جو تصریحات آپ کے سامنے آ چکی ہیں ان سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہوگی کہ قرآن کریم نے کس شدت اور تکرار کے ساتھ اس کی صداقت فرما دی کہ نبی کریم کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا اور حضور کا معجزہ صرف قرآن ہی ہے۔" (معارف القرآن جلد ۴ صفحہ ۷۱۹)

پرویز کے معراج جسمانی کے انکار پر یوں ارقام کیا ہے۔ "اگر آج سائنس کی کوئی ایجاد اس کا امکان بھی پیدا کر دے کہ کوئی شخص روشنی کی رفتار سے مریخ یا چاند کے کروں تک پہنچ جائے اور پھر چند ثانیوں میں واپس بھی آ جائے تو میں پھر بھی حضور کے معراج جسمانی کو تسلیم نہیں کروں گا اس لئے کہ میرے دعویٰ کی بنیاد ہی دوسری ہے اور وہ (جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے) یہ ہے کہ جسمانی معراج سے یہ تصور کرنا لازم آتا ہے کہ خدا کسی خاص مقام پر موجود ہے اور میرے نزدیک یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔" (مقام حدیث جلد ۲ صفحہ ۱۱۳)

قرآن کریم میں چور مرد اور عورت کی سزا قطع ید (یعنی ہاتھ کاٹنا) بیان کی گئی ہے مگر پرویز لکھتا ہے۔ "چور مرد اور چور عورت کی سزا یہ ہے کہ ہاتھ کاٹ دو۔ بعض نے یہ بھی کہا کہ قطع ید کے معنی ہیں ایسے حالات پیدا کر دینا جن سے ان کے ہاتھ چوری سے رک جائیں۔" (طلوع اسلام صفحہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

قرآن کریم کی مخصوص تعلیم مثلاً **"خلق کل شیء فقدره تقديرا"** اور متواتر درجہ کے احادیث اور امت مسلمہ کے اجماع سے یہ عقیدہ ثابت ہے کہ تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے لیکن پرویز کے بقول۔ "قرآن نے ایمان کے پانچ اجزاء مقرر کئے ہیں (۱) اللہ پر ایمان (۲) ملائکہ پر ایمان (۳) رسولوں پر ایمان (۴) کتابوں پر ایمان (۵) آخرت پر ایمان۔ ان پر ایمان لانے سے ایک شخص دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے اور ان سے انکار کرنے پر وہ اس دائرہ سے نکل جاتا ہے اس کے برعکس مجیوں (مجوسیوں) میں ایمان کا مدار خیر و شر (تقدیر) کا مسئلہ تھا جب اہل ایران مسلمان ہوتے ہیں تو انہوں نے اپنے اس قدیمی عقیدے کو عربوں میں پھیلا دیا۔" (طلوع اسلام صفحہ ۱۳ ماہ جنوری ۱۹۵۱ء)

یہ ہیں پرویز کی فہم قرآن اور بصیرت قرآنی کے کچھ گوہر پارے جو ہم نے بطور نمونہ عرض کئے ہیں ورنہ ان کی تمام

بقیہ ص ۲۲ پر

# سرفروشوں سے ہوا صحن عزیمت خالی

جناب سرتاج الدین اشعر' رامنگری

آج پھر ایک دوراہے یہ کھڑی ہے ملت
اور تاریخ یہ کہتی ہے کدھر جاؤ گے؟

زندہ قوموں کی طرح جینا ہے اس دنیا میں
یا یوں ہی ایڑیاں گھستے ہوئے مرجاؤ گے ؟

یہ مسلم کہ بہت تند ہے طوفان حیات
مثل اوراق خزاں دیدہ بکھر جاؤ گے

یم حالات کی رو لاکھ بلا خیز سہی
کیا تم ان بپھری ہوئی موجوں سے ڈر جاؤ گے

یہ وہ لمحہ ہے کہ اب بھی اگر نہ ہوش آیا
موت کو سامنے پاؤ گے جدھر جاؤ گے

نہ حمیت ہے' نہ جرات ہے نہ احساس خودی
خود فروشی کی وبا عام ہوئی جاتی ہے

وہ صداقت جو تہ تیغ بھی سرخم نہ ہوئی
خود بخود لرزہ براندام ہوئی جاتی ہے

ہائے وہ جرات ایمان کہ تھی سرمایہ فخر
وقف پابوسی اصنام ہوئی جاتی ہے

عاشقی تھی جو کبھی نہ زخمہ گر ساز حیات
عقل کی بندہ بے دام ہوئی جاتی ہے

قافلہ قوم کا پہنچا بھی نہیں منزل تک
ہمتیں ٹوٹ گئیں شام ہوئی جاتی ہے

حیف باقی ہے کوئی شاہ نہ سید نہ شہید
کوئی محمود، کوئی قاسم و امداد نہیں

سرفروشوں سے ہوا صحن عزیمت خالی
کوئی جوہر، کوئی شوکت، کوئی سجاد نہیں

نہ کفایت نہ سعد اور نہ حبیب الرحمن
کوئی اجمل، کوئی مدنی، کوئی آزاد نہیں

آخری شمع بھی خاموش ہوئی محفل کی
حفظ رحمن سا کوئی مرد خداداد نہیں

آسماں دیکھ ترے نیچے ہمارے جیسا
اپنے ہی گھر میں کوئی خانماں برباد نہیں

ہم کہ تاریخ کے اوراق ہمیں کہتے ہیں
انقلابات کی آغوش کے پالے ہوئے لوگ

گردش شام و سحر جن پہ اثر کر نہ سکی
ان روایات کے پرچم کو سنبھالے ہوئے لوگ

انقلابات کی بھٹی میں تپائی ہوئی قوم
امتحانات کی چاندی میں اجالے ہوئے لوگ

صرف اک خوف خداوند حقیقی کے سوا
اور ہر خوف و خطر دل سے نکالے ہوئے لوگ

وہ وراثت جو ملی چشتی و سرہندی سے
اپنے کاندھوں پہ وہ بوجھ سنبھالے ہوئے لوگ

لوگ کہتے ہیں، اڑو تم بھی ہوا کے رخ پر
کیا یہ توہین پروبال، گوارہ کرلو

خود کشی دیکھ کے ایماں کی رہوں مہر بلب ؟
ہو خودی خاک میں پامال گوارہ کرلوں

بیچ دوں دولت دیں اور متاع دانش
اور بدلے میں زرو مال، گوارا کرلوں
میں بھی اوروں کی طرح عیش دو روزہ کے عوض
بے ضمیری کو بہرحال، گوارہ کرلوں
موت و ہستی کی کشاکش سے ہو ملت دوچار
شاطر وقت کی یہ چال، گوارہ کرلوں
اک طرف جرم صداقت کی سزا مجلس و دار
حق فروشی کا صلہ منصب و مال ایک طرف
اک طرف غیرت ملی کا تقاضا کہ بخیر
کچھ مفادات و مصالح کا سوال ایک طرف
اک طرف پیش نظر پرسش رب الارباب
چشم و ابروئے حکومت کا خیال ایک طرف
اک طرف ہاتھ سے اسلام نہ دینے کی قسم
دین و اخلاق و حمیت کا زوال ایک طرف
اک طرف بیشہ اخلاص میں شیرانہ گرج
فطرت گربہ وروباہ شغال ایک طرف
دوستو! آؤ یہ پیمان وفا باندھیں آج
غیرت حق کو نگوں سار نہ ہونے دیں گے
وہ روایات کہ تاریخ ہے نازاں جن پر
ان کو رسوا سر بازار نہ ہونے دیں گے
دولت دین کو سینے سے لگا رکھیں گے
اس پہ قزاقوں کی یلغار نہ ہونے دیں گے
دل زندہ کی حرارت سے عبارت ہے حیات
سرد اپنا دل بیدار نہ ہونے دیں گے
جو گزرنی ہے گزر جائے ہمارے سر پر'
اپنی خودداری کا بیوپار نہ ہونے دیں گے'

طب وصحت

# مشاورتی علاج

حکیم طارق چغتائی گولڈ میڈلسٹ احمد(فارابی دواخانہ) پور شرقیہ

قارئین کے لاتعداد خطوط اس وقت میرے سامنے ہیں جو اس بات پر اصرار کر رہے ہیں کہ آپ ختم نبوت میں طبی مشورے دیا کریں اور اس ضمن میں تقریباً" اکثر قارئین کی رائے ہے اور وہ اپنی کیفیت بھی ارسال کر چکے ہیں۔ مناسب نہیں کہ ان کی تکلیف کا احساس نہ کیا جائے لہٰذا ختم نبوت کے قرطاس پر "مشاورتی علاج" کے نام سے آپ بھی اپنی مرض کی مکمل کیفیت لکھ کر مذکورہ پتے پر ارسال کر دیں (یعنی حکیم صاحب کے پتے پر) اور توجہ طلب امور کے لئے پتہ لکھا ہوا جوابی لفافہ ضرور ارسال کریں۔

## بواسیر

ارقم محمود کراچی' سعید خان سوات' زر محمد کینیڈا' حامد علی میانوالی سرگودھا' ا۔ بی بیگم بہاولپور

سوال:۔ عرصہ بارہ سال سے اس مرض میں مبتلا ہوں نہ دن کا سکون نہ رات کا چین کروں تو کیا کروں جب پاخانے کے لئے جاتا ہوں تو خون بہتا ہے سخت جلن ہے چبھن اضطراب ہوتا ہے اجابت کھل کر نہیں آتی جس دن گوشت کھا لوں تو اور زیادہ مصیبت آجاتی ہے لوگ آپریشن کا کہتے ہیں لیکن کئی لوگوں کا آپریشن ناکام بھی دیکھا ہے آپ کے ختم نبوت میں مضامین پڑھے بہت فائدہ ہوا بعض نسخہ جات میں نے اور میرے دوستوں نے آزمائے کامیاب نکلے لیکن اب خدا کے لئے یہ علاج کریں۔

جواب:۔ اس مرض میں قبض بہت نقصان دہ ہے اور منجمند زندگی نقصان دہ ہے لہٰذا پیدل چلنا بہت ضروری ہے کم از کم تین میل پیدل چلنا چاہئے مزید یہ نسخہ استعمال کرائیں۔ لاجواب تحفہ ہے۔

مغز نمولی نیم ۱۰۰ گرام' مغز تملی بکائین ۱۰۰ گرام' رسوت انڈیا ۲۰۰ گرام' ناگ کیسر ۲۰۰ گرام' کافور ۵۰ گرام' چاکو ۱۰۰ گرام۔

تمام اجزاء کوٹ پیس کر بڑے چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ۲ گولی دن میں چار بار لیں گرم تلی ہوئی مصالحہ دار چیزوں سے پرہیز کریں۔

## دائمی نزلہ

عطا اللہ شہر سلطان' مظفر حیات ترنڈہ محمد پناہ طارق شہزاد طوال' ثروت جبیں لاہور' غلام قادر میانوالی

سوال:۔ سر میں درد اور جکڑن رہتی ہے ناک بند ہو جاتی ہے رات کو خاص طور پر نیند نہیں آتی ناک کی ہڈی کا آپریشن بھی کرایا لیکن پھر وہی کیفیت ہو جاتی ہے جب نزلہ بہتا ہے تو ناک اور منہ کے راستے بلغم خارج ہوتی ہے یہ کیفیت سردی گرمی رہتی ہے زندگی بے چین ہے۔

جواب:۔ دراصل دماغی کمزوری اور سنسی باری اور ثقیل چیزوں کے کثرت استعمال سے نزلہ ہو جاتا ہے

اطریفل اسطوخودوس ایک چائے چمچ' خمیرہ گاؤ زبان سادہ ایک چائے چمچ' گرم پانی کے کپ میں گھول کر پی لیں اس طرح صبح و شام نہار منہ گھی دودھ والی چیزوں سے پرہیز کریں۔

## علاج دست

زہرہ بتول جدہ' محمد اصغر علی کراچی' محمد سعید اوکاڑہ چھاؤنی۔

سوال:۔ سخت بدہضمی ہے کھانا کھاتے ہی حاجت ہو جاتی ہے حتیٰ کہ بار بار لٹرین جانے سے کمزوری ہو جاتی ہے عاجز آ گیا ہوں کسی چیز کے کھانے کا مزہ نہیں ادھر کوئی چیز کھائی فوراً" حاجت ہو جاتی ہے۔

جواب:۔ انوشدارو۔ جوارش انارین دونوں میں ایک ایک چمچ دن میں چار بار لیں سونف توے پر بریاں کر کے پیس کر آدھ چمچ دن میں چار بار دودھ آلو سے پرہیز کریں۔

نوٹ:۔ خط صاف صاف لکھیں مرض کی مکمل کیفیت ہو غیر ضروری بات نہ ہو کسی قسم کی نقدی ارسال نہ کریں یہ کام محض رضائے الٰہی کے طور پر ہے جلدی جواب کے لئے جوابی لفافہ ضرور ارسال کریں۔ بیرون ملک کے قارئین اگر جوابی لفافہ ارسال نہ کر سکیں تو رسالہ کے ذریعے جواب دے دیا جائے گا۔

●●

# حیرت انگیز بوٹی کا کمال

## بلڈ کینسر کا اکسیری علاج

حکیم محمد طارق محمود چغتائی

گولڈ میڈلسٹ احمد پور شرقیہ

خالق کائنات نے انسان کے لئے زمین سے بیش بہا قیمتی جڑی بوٹیاں پیدا کیں ہیں اگر ہم تھوڑی سی توجہ کریں تو جڑی بوٹیوں سے لاعلاج امراض کا علاج ممکن ہے زیر نظر مضمون احقر کے وسیع تجربات اور تحقیق کا شاہکار ہے قارئین سے گزارش ہے کہ اس مضمون کی اشاعت کو عام کریں اور دکھی انسانیت زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کر سکے۔

بلڈ کینسر کوئی نئی مرض نہیں اس کی تاریخ پرانی ہے اس طرح اس کا علاج بھی شروع ہی سے جاری ہے لیکن اس علاج میں آج تک کوئی مکمل کامیاب نہ ہو سکی حالانکہ اس خوفناک مرض کے لئے ایک اکسیری بوٹی پاکستان کے ہر صوبے میں عام ہوتی ہے جس کو اردو میں ہم "دھماسہ" اور انگریزی میں Fogonia Arabica فوگونیا ایریبیکا کہتے ہیں یہ کانٹے دار بوٹی ہے جو اکثر ریتلی بنجر اور خشک زمینوں میں زیادہ ہوتی ہے اس کو مختلف صورتوں میں استعمال کراتے ہیں مثلاً" بطور شربت گولی اور سفوف ہر تیز طرح سے مستعمل ہے۔

ایک انگلش اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا جو ایک ایلو پیتھک ڈاکٹر نے لکھا تھا ڈاکٹر نے بتایا کہ ان کی ایک عزیزہ بلڈ کینسر میں مبتلا تھی اس کا علاج ایک بوٹی سے کیا گیا جس سے وہ صحت یاب ہو گئی مضمون کی اشاعت پر اطباء نے جب اس بوٹی کی شناخت کی تو وہ دھماسہ تھی اور اس مریضہ کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ مریضہ جس کی عمر ۱۸ سال تھی بخار میں مبتلا ہوئی علاج کیا گیا مگر افاقہ نہ ہوا نامور ڈاکٹروں نے علاج کے بعد بھی جب افاقہ نہ ہوا آخر ایک ڈاکٹر نے بلڈ کینسر تشخیص کیا اور ٹی ایل سی ۲۲۲۰۰۰ اس تعداد تک بڑھ چکے تھے پھر مریضہ کو اسپتال میں داخل کیا گیا تین ماہ اسپشلسٹ ڈاکٹروں کے زیر علاج رہی مگر افاقہ نہ ہوا تب کسی کے مشورے سے مریضہ کے والد نے دھماسہ بوٹی کا استعمال شروع کرایا جس سے ہفتہ بھر میں مریضہ کی حالت میں افاقہ ہوا اور مریضہ کو گھر لایا گیا مریضہ کے خون کی رپورٹ میں اب ٹی این سی ۵۰۰۰ دکھلایا گیا یعنی دوا کا حیرت انگیز فائدہ مریضہ اور دیگر لوگوں کے مشاہدے میں آیا یہی واقعہ اردو ڈائجسٹ کی ایک دیرینہ اشاعت میں بھی شائع ہوا تھا اور پھر اس بوٹی سے ایسے کئی مریض ٹھیک ہوتے دیکھے گئے۔

ایک صاحب ایک عرصے سے بلڈ کینسر میں مبتلا تھا علاج معالجہ کافی کرایا لیکن افاقہ نہ ہوا آخر کار جب مریض کو دھماسہ بوٹی باریک پیس کر بطور سفوف استعمال کرایا گیا تو مریض کی حالت سنبھلنے لگی۔

# قادیانی عملیات

خادم تحریک ختم نبوت محمد طاہر رزاق

میں لاہور کی ایک سیرگاہ میں سیر کر رہا تھا۔ میرا گزر چپس کے بنے ہوئے ایک بینچ کے قریب سے ہوا جس پر ایک نوجوان اور ایک ادھیڑ عمر شخص بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے ادھیڑ عمر شخص اس نوجوان کو کسی بات پر قائل کر رہا ہے۔ اچانک میرے کانوں میں مرزا قادیانی کا لفظ پڑا۔ میں ٹھٹک گیا اور قریب ہی پڑے دوسرے بینچ پر بیٹھ کر ان کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔ میں نے سنا کہ وہ شخص اس نوجوان کو قادیانیت کے "فضائل" سناتے ہوئے مرزا قادیانی کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہا تھا۔ وہ بے تکان بولے جا رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا کہ "مرزا قادیانی اللہ کا نبی" ہے جسے اس دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اب صرف قادیانیت کا پیغام ہی انسانیت کے لئے نجات دھندہ ہے۔ مرزا قادیانی کی تعلیمات میں زندگی کے ہر پہلو کے لئے راہنمائی ہے۔ مرزا قادیانی نے انسان کی زندگی کے ہر دکھ درد کا علاج بتلایا ہے۔ آپ زندگی کے کسی بھی شعبے سے اپنی الجھن لے کر آیئے اور مرزا قادیانی کی تعلیمات کی روشنی میں منٹوں میں اس کا حل پایئے۔ قادیانی مبلغ کی یہ باتیں سن کر میں بھی ان کے پاس بینچ پر جا بیٹھا اور شریک گفتگو ہو گیا۔ جب میں نے اس مبلغ سے مرزا قادیانی اور قادیانیت کے بارے میں چند چبھتے ہوئے سوالات پوچھے تو وہ مجھے قادیانیت سے باخبر پا کر کھسیانا ہو کر ہی ہی کرنے لگا اور پھر جب میں صدارتی امتناع قادیانیت آرڈیننس کی دفعہ ۲۹۸ سی کا ذکر خیر چھیڑا تو وہ وہاں سے یوں غائب ہو گیا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اس کے وہاں سے چلے جانے کے بعد میرے ذہن کی وادی میں اس کے الفاظ گونجنے لگے کہ "مرزا قادیانی کی تعلیمات میں زندگی کے ہر ہر دکھ درد کا علاج بتلایا گیا ہے۔" اچانک ایک بجلی سی کوندی اور میرے دماغ میں مرزا قادیانی کی کتابوں کے نقوش ابھرے اور انسانی زندگی کی مشکلات اور مرزا قادیانی کی تعلیمات سے ان کا "حل" آشکار ہونے لگا۔ اس ساری صورت حال کو آپ بھی اپنی چشمان بینا سے ملاحظہ فرمایئے۔

قادیانیو! ذیل میں درج نسخے میرے طبع زاد نہیں اور نہ ہی یہ سمجھنا کہ یہ کسی مسلمان کی بنائی ہوئی گپیں ہیں۔ یہ سارے نسخے تمہارے انگریزی نبی مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی شیطانی وحی، رویا، کشوف، الہامات، تحریرات و اقوال اور زندگی کی شرمندگی کے واقعات سے اخذ کئے گئے ہیں۔ میں نے ہر چیز کو تمہاری کتابوں کے حوالوں سے پیش کیا ہے اگر مرزا قادیانی کی زندگی کا کوئی واقعہ طویل تھا تو میں نے پورا واقعہ درج نہیں کیا۔ بلکہ اس واقعہ کی طرف صرف اشارہ کیا ہے لیکن اس واقعہ کا حوالہ آپ کی کتب سے پیش کر دیا ہے۔

## کھانے میں برکت ڈالنے کے لئے

"ایک دانہ کس کس نے کھانا"

کلام پڑھنے کے بعد پانچ پانچ قلابازیاں لگائیں اور اس کے بعد حقے کے پانی کے دو دو گھونٹ پی لیں۔ یہ عمل چند روز تک دھرائیں۔ ہندو گھر بیچ کر چلے جائیں گے۔

## صحت و تندرستی کے لئے

اگر آپ یا آپ کا کوئی عزیز کسی پیچیدہ بیماری کا شکار ہے ڈاکٹروں حکیموں کے ہاں جا جا کر آپ کی کمر ہمت ٹوٹ گئی ہے اور جیب اجڑ گئی ہے۔ تو مایوس نہ ہوں آج ہی مرزا قادیانی کے نسخہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تندرستی پائیں ایک کاغذ کی پرچی پر مرزا قادیانی کی وحی لکھیں۔

"مرزے ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے" پرچی کو لپیٹ کر ایک کیپسول میں بند کر دیں اور اس طرح کے ۳ کیپسول بنا لیں۔ صبح دوپہر شام ایک ایک کیپسول کنوئیں کے پانی سے کھائیں۔ بعد میں گرم گرم ابلے انڈے کے ساتھ ٹھنڈا ٹھنڈا اچھی کولا پئیں۔ دس دن کا علاج ہے۔

### پرہیز

دس دن تک اپنے گھر سے کوئی چیز نہیں کھانی۔ اگر مریض اتنا لاغر ہو کہ وہ کیپسول نہ کھا سکے تو کالی روشنائی کے ساتھ پرچی پر مذکورہ بالا الہام لکھیں اور اسے آدھا کپ پانی میں ڈبو دیں۔ ایک گھنٹہ کے بعد ساری تحریر پانی میں حل ہو جائے گی۔ پھر اس آدھا کپ پانی کو ایک بڑی سرنج میں بھر لیں اور اس پانی کو گلوکوز کی بوتل میں سرنج کے ذریعے داخل کر دیں اور مریض کو گلوکوز لگا دیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد صحت یابی ہو جائے گی۔

### پیچش

اگر آپ کے بچے کو پیچش کی بیماری لگ گئی اور لگاتار پاخانے آ رہے ہیں اور کوئی دوائی کارگر ثابت نہیں ہو رہی تو قطعاً نہ گھبرایئے۔ مرزا قادیانی کا مندرجہ ذیل الہام موٹے مارکر کے ساتھ بچے کے پیٹ پر لکھ دیں۔

۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ ۳۲ ۲۸ ۲۷

۴ ۳ ۲۷ ۲ ۲۹ ۲

۲۸ ۱ ۲۳ ۱۵ ۸ ۱ ۲

۲۷ ۴ ۱۰ ۲۸ ۲۷ ۲۷ ۲۹

۸ ۲۳ ۴ ۸ ۱۷ ۱ ۳۳

۲۳ ۳۳ ۸ ۴ ۷ ۲۳ ۴ ۱

۴۱ ۵ ۲۸ ۷ ۳۳ ۱

۷ ۳۳ ۸ ۱۹ ۱ ۴ ۷ ۲

۱ ۷ ۵ ۱ ۴ ۱ ۴ ۲ ۲۸ ۱ ۷۔

(البشریٰ جلد دوم ص ۔۷۱ مجموعہ الہامات مرزا قادیانی)۔

اور اگر اسہال کسی بڑے کو لگ جائیں تو مرزا قادیانی کا مندرجہ ذیل الہام بڑے کے پیٹ پر موٹے مارکر کے ساتھ لکھ دیں۔

۲۸ ۲۷ ۴ ۳ ۲۷ ۲ ۲۹

۲ ۲۸ ۱ ۲۳ ۱۵ ۸ ۱

۲ ۲۷ ۴ ۱۰ ۱ ۲۸ ۲۷ ۷

۴ ۱۹ ۸ ۳۳ ۴ ۲۳ ۱ ۵

۳۴ ۲۳ ۳۳ ۸ ۴ ۱ ۲۳ ۴

۱ ۱ ۴ ۵ ۲۸ ۷ ۳۳

۱۷ ۳۳ ۸ ۱۹ ۱ ۴ ۷ ۲

۱ ۷ ۱ ۴ ۴ ۲

۳۸ ۲ ۲۸ ۱ ۷ (تبلیغ رسالت جلد دوم ص ۵۸ مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی)۔

اور اگر الہام کی عبارت بچ جائے تو بقایا عبارت مریض کے منہ پر لکھ دیں۔

پرہیز: موسم جیسا بھی ہو مریض ۲ ماہ تک نہائے نہیں اور جب جسم سے بدبو کی لہریں اٹھیں تو منہ میں قادیانی کا ورد کرے۔

## تیز رفتاری کے لئے

اگر آپ کسی نہایت اہم کام کے سلسلہ میں کہیں جا رہے ہیں اور آپ کو مقررہ وقت پر وہاں پہنچنا ہے ورنہ آپ کو ایک بہت بڑے نقصان سے دوچار ہونے کا اندیشہ ہے۔

آپ کے پاس سواری نہیں یا سواری ہے تو سست رفتار ہے۔ اس موقعہ پر آپ پریشان نہ ہوں۔ مرزا قادیانی کے فرشتے ٹیچی ٹیچی کا ورد کریں۔ آپ کی اسپیڈ دوگنی ہوجائے گی۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ میرے فرشتے کا نام ٹیچی ٹیچی اس لئے ہے کہ یہ انتہائی برق رفتاری کے ساتھ مجھ پر وحی لے کر آتا ہے اور مرزا قادیانی یہ بھی کہتا ہے کہ ٹیچی کالفظ ٹچ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے ٹچ کرکے آنے والا۔ یعنی انتہائی برق رفتار۔ اگر آپ نے رفتار چار گنا کرنی ہو تو "ٹچ ٹچ" پڑھیں اگر آپ نے رفتار آٹھ گنا کرنی ہو تو ٹیچی ٹیچو پڑھیں۔ اور اگر سولہ گنا کرنی ہو تو ٹچن ٹیچی ٹچن۔ بالفاظ دیگر یہ آپ کے پاس چار گیئر ہیں جنہیں آپ حسب منشا استعمال کرسکتے ہیں۔

احتیاط= صرف اس بات کی احتیاط رکھیں کہ کسی بھی وقت آپ کا یا گاڑی کے کتے فیل ہوسکتے ہیں۔(۳)۔

## لو بلڈ پریشر کے لئے

اگر آپ لو بلڈ پریشر کے مریض ہیں جس سے آپ کی زندگی مفلوج ہوگئی ہے۔ بیٹھتے ہیں تو جسم گرتا ہے۔ چلتے ہیں تو چکر آتے ہیں۔ کمزوری اور نقاہت کی وجہ سے آپ کا کاروبار اور سوشل تعلقات ختم ہوچکے ہیں۔ حوصلہ نہ ہاریئے۔ مرزا قادیانی کا نسخہ آپ کی مدد کے لئے حاضر ہے۔ مرزا قادیانی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے صبح وشام ای پلومر کی شراب کا پاؤ پاؤ کا ایک پیگ غٹاغٹ پی جائیں۔ شراب پیتے وقت مرزا قادیانی کی سنت کے مطابق آپ کی آنکھ بند اور منہ قادیان کی طرف ہونا چاہئے۔(۴) شراب پینے کے بعد زبانی کرنا بھی انتہائی ضروری ہے۔ اگر آپ گالیاں بکنا نہیں جانتے تو مرزا قادیانی کے یہ دونوں الہام پڑھ لیا کریں۔

"آریوں کا پرمیشر(خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھیں"۔

(چشمہ معرفت ۱۱۶۔ مصنفہ مرزا قادیانی)۔

"جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے وہیں داخل ہوجاتے ہیں۔(حیات احمدیہ جلد اول نمبر ۳ ص ۲۵)۔

## پاؤں کی موچ

اگر آپ کے پاؤں میں موچ آگئی ہے اور پاؤں پر ذرا بھی بوجھ ڈالنے سے ٹیسیں اٹھتی ہیں تو آپ کو کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ مرزا قادیانی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے جوتی کا دایاں پاؤں بائیں پاؤں میں اور بایاں پاؤں دائیں پاؤں میں ڈال کر ہر چار گھنٹے بعد چار چار قدم چلیں۔ ہر مرتبہ چلنے کے بعد فوراً بیٹھ جائیں اور پھر سر کے بل چلتے ہوئے چار قدموں کے برابر فاصلہ طے کریں اور بعد میں خربوزے کے جوس کا ایک گلاس پی لیں۔

نوٹ= اگر آپ سر کے بل نہیں چل سکتے تو دو آدمی آپ کی ٹانگیں پکڑیں اور آپ سہارے سے سر کے بل آہستہ آہستہ چلیں۔(۵)۔

## شہرت حاصل کرنے کے لئے

اگر آپ معاشرے میں شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لوگوں میں خود کو متعارف کروانا چاہتے ہیں اور آپ کے دل میں یہ خواہش مچل رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آپ کو جاننے لگیں تو مرزا قادیانی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے قمیض کے نیچے والے چاک میں اوپر والا بٹن لگایئے اور اوپر والے چاک میں نیچے والا بٹن لگایئے۔ گھر کی ساری چابیوں کا گچھا شلوار کے ازار بند سے باندھ کر ازار بند نیچے لٹکائیں بائیں پاؤں میں دایاں جوتا اور دائیں پاؤں میں بایاں جوتا پہنیں۔ تیار ہو کر محلے کے چوک میں آجائیں اور چہل قدمی شروع کردیں۔ چابیوں کا گچھا چھن چھن کرتا آپ کے ہمرکاب ہوگا اور یہ چھن کا میوزک جلد ہی لوگوں کو آپ کی جانب متوجہ کرادے گا پھر جب لوگ آپ کی قمیض اور جوتوں کی صورت حال دیکھیں گے تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوجائیں گے۔ بچے تالیاں پیٹتے آوازے کستے آپ کے پیچھے لگ جائیں گے۔ جہاں سے آپ گزریں گے لوگوں کے قہقہے لگ جائیں گے۔ ٹریفک جام ہوجائے گی۔ روزانہ پانچ گھنٹے اس کام کو دیں اور روزانہ ایک نئے محلے میں نکل جائیں۔ پندرہ دن کے بعد آپ اپنے علاقے کی سب سے مشہور و معروف شخصیت ہوں گے۔ آپ نے دیکھا کہ جو کام آپ لاکھوں روپیہ خرچ کرکے نہیں کرسکتے تھے۔ وہ آپ نے مرزا قادیانی کی سنت پر عمل کرکے مفت میں کرلیا۔(۶)۔

نوٹ= اگر مشق کے دوران گندے انڈے یا ٹماٹر پڑیں تو اپنے کپڑوں اور منہ سے ان کے داغ دور نہ کریں۔ کیونکہ یہ داغ آپ کے حسن میں اضافہ کریں گے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آپ کی جانب متوجہ کریں گے۔

## قرض خواہوں سے نجات کے لئے

اگر آپ درجنوں لوگوں کے مقروض ہیں اور آپ نے قرضہ لیا بھی اس لئے تھا کہ کسی ایک کو پائی بھی واپس نہیں کریں گے۔ قرض خواہ روزانہ آپ کا دروازہ اور آپ کو پیٹتے ہیں اور آپ ان کے ہاتھوں بڑے پریشان ہیں۔ کیجئے مرزا قادیانی کی سنت پر عمل کیجئے اور مصیبت سے نجات پایئے۔ صبح اٹھتے ہی آدھ تولہ افیون کھائیں آدھ گھنٹہ کے بعد آپ اپنے آپ میں نہیں رہیں گے بلکہ کسی اور دنیا میں پہنچ جائیں گے۔ گھر والوں کو افیون کھانے سے پہلے کہہ دیں کہ مجھے افیون کھانے کے بعد گھر کے باہر بٹھادیں۔ آپ نشے میں جھومتے جھامتے تھڑے پر بیٹھ جائیں گے۔ قرض لینے والے جب آپ سے قرض کا مطالبہ کریں گے تو جواب میں آپ صرف ہلکی ہلکی مسکراہٹ دیں گے۔ وہ آپ کو پکڑ کر ہلائیں گے تو آپ گرجائیں گے۔ وہ آپ کو بٹھائیں گے تو آپ سردی میں ٹھٹھرے ہوئے چوہے کی طرح بیٹھ جائیں گے۔ وہ پیسوں کی بات کریں گے تو آپ شاہی قلعے کی سیر کا تذکرہ چھیڑیں گے وہ اپنی رقم کی بات کریں گے تو آپ چار کا پہاڑا سنائیں گے۔ وہ اپنا رونا روئیں گے تو آپ امریکی الیکشن میں بش کے ہارنے کے اسباب بتائیں گے۔ آخر وہ آپ کو فاتر العقل سمجھ کر چھوڑ جائیں گے اور اگر جاتی دفعہ آپ کو دوچار تھپڑ یا ٹھڈے رسید کریں گے تو نشے میں دھت ہونے کی وجہ سے آپ کو تکلیف کا احساس بھی نہ ہوگا۔ ایک مہینہ تک اس نسخہ کو باقاعدہ استعمال کریں اور قرض خواہوں سے نجات حاصل کریں۔(۷)۔

## سخت گیری افسران کی چاپلوسی

اگر آپ کسی سرکاری یا غیر سرکاری دفتر میں ملازم ہیں اور آپ کا افسر بڑا سخت گیر ہے۔ آپ سے کوئی سنگین غلطی ہوگئی ہے اور افسر نے اس کا سخت نوٹس لیتے ہوئے آپ کو میمو یا شوکاز نوٹس دے دیا ہے اور آپ کی نوکری خطرے میں ہے۔ اس خطرے کا مقابلہ مرزا قادیانی کے نسخے سے کیجئے اور سہمے ہوئے دل کو خوش کیجئے۔ خود کو افسر کے سامنے اس طرح جھکا دیں جس طرح مرزا قادیانی انگریز افسران کے سامنے جھکتا تھا اور پھر گلوگیر اور رندھی ہوئی آواز میں مرزا قادیانی کا یہ شعر پڑھیں۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین ص ۶۸ مصنفہ مرزا قادیانی)۔

افسر کا دل پسیج جائے گا۔ شعر کو بار بار پڑھئے اور پڑھتے پڑھتے رونے کی کوشش بھی کریں۔ جتنی دفعہ پڑھتے جائیں گے۔ افسر کا دل اتنا ہی نرم ہوتا جائے گا۔ نرم کیوں نہ ہو۔ اپ اسے اس شعر میں کہہ رہے ہیں کہ سر جی!

میں خاک کا کیڑا ہوں
"میں بندے دا پتر نہیں"
میں انسان کی جائے نفرت ہوں
میں انسانوں کی عار ہوں

افسر سمجھے گا کہ میمو یا شوکاز نوٹس سے اس بچارے کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے۔ لہٰذا وہ آپ کی اس دگرگوں صورت حال کو دیکھتا ہوا آپ کو معاف کردے گا۔

کیوں جی! کیسا رہا مرزا قادیانی کا نسخہ باکمال۔

## کسی لڑکی کو دام محبت میں پھنسانے کے لئے

اگر آپ کا دل کسی لڑکی پر لٹو ہوگیا ہے۔ جس طرح مرزا قادیانی کا دل محمدی بیگم پر لٹو ہوگیا تھا اور آپ اس لڑکی کو ہر حال میں حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل وحی صبح شام پچاس پچاس مرتبہ پڑھیں۔ جس راستے سے لڑکی گزرتی ہو۔ اس راستے کی مٹی پر پڑھ کر پھونکیں۔ دور کھڑے ہو کر لڑکی کے مکان پر دم کریں۔ اپنے بدن پر دم کریں۔ ایک مہینہ میں آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائیں گے۔

وحی پیش خدمت ہے I love you میں تم سے محبت کرتا ہوں I am with you میں تمہارے ساتھ ہوں۔(حقیقتہ الوحی ص ۳۰۳ مصنفہ مرزا قادیانی)۔

## چہرے کے ڈنٹ دور کرنے کے لئے

صبح سویرے اٹھئے۔ قادیانی ہاؤس سے فارغ ہونے کے بعد جانگیہ پہن کر صحن میں آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں۔ چڑھتے سورج کی طرف منہ کرتے ہوئے سارا جسم ڈھیلا چھوڑ دیں۔ سانس کو آہستہ آہستہ اندر کھینچنا شروع کردیں۔ اور تیزی کے ساتھ لعنت لعنت کا ورد شروع کریں۔ سانس اندر کھینچے جائیں اور لعنت کے ورد اور آواز میں تیزی پیدا کرتے جائیں۔ چند منٹ کے بعد آپ اپنے چہرے کو سرخ اور پھولا ہوا دیکھیں گے۔ پچکے ہوئے گال ابھر آئیں گے۔ پھر یکدم شوں کی آواز نکال کر سانس کو چھوڑ دیں۔ دوبارہ آہستہ آہستہ سانس لیتے ہوئے یہی عمل دہرائیں۔ ہر روز دس دفعہ یہ ورزش کریں۔ ایک مہینہ کا کورس ہے۔

## اگر راستے میں ڈاکو پڑجائیں

اگر آپ کہیں جارہے ہیں اور کسی ڈاکو یا ڈاکوؤں نے آپ کا راستہ روک لیا ہے تو آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ مرزا قادیانی کا نسخہ آپ کے لئے حاضر ہے۔ تن کر کھڑے ہوجائیں۔ چھاتی کو ابھارلیں۔ نتھنے پھلالیں اور پوری آنکھیں نکال لیں اور انتہائی غصہ سے اور پوری طاقت سے اپنے منہ سے "غثم غثم غثم" کے الفاظ نکالئے غثم غثم غثم کے الفاظ اپنے منہ سے اس طرح نکالیں کہ گویا الفاظ نہیں شعلے یا گولیاں نکل رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی شہادت کی انگلی کو اس طرح حرکت دیں کہ گویا آپ فائرنگ کررہے ہیں۔ اس دوران دونوں پاؤں سے اس زور سے مٹی اڑائیں کہ مٹی آپ کے سر پر پڑے۔ آپ کی اس پیدا کردہ صورت حال سے ڈاکو خوفزدہ ہو کر بھاگ جائیں گے۔ اور آپ غثم غثم غثم کی کلاشنکوف کے ذریعے محفوظ و مامون رہیں گے۔

## مخالفین کے جلسوں کو منتشر کرنے کے لئے

اگر آپ کے شہر میں آپ کی کسی مخالف جماعت کا جلسہ ہورہا ہے اور آپ اس جلسہ کو درہم برہم کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مشکل کے حل کے لئے مرزا قادیانی اپنے نسخے سمیت حاضر ہے۔ "پیٹ پھٹ گیا" (البشریٰ جلد دوم ص ۹۱)۔

ہزاروں کا مجمع ہے۔ دور دور تک انسانی سروں کی فصل لہلہاتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ تحریاں مقرر کا سحر پورے مجمع پر طاری ہے۔ مجمع مقرر کی مٹھی میں بند ہے اور وہ جب چاہتا ہے حاضرین کو ہنسا دیتا ہے اور جب چاہتا ہے رلا دیتا ہے۔ اس جتے ہوئے مجمع کو اکھیڑنے کے لئے آپ مجمع میں چھ سات مقامات پر اپنے دو دو آدمی بٹھادیں۔ جلسہ شروع ہونے سے تھوڑی دیر بعد ان میں سے ایک آدمی اپنی جگہ تڑپنا شروع کردے اور دوسرا شور مچاتا روتا پیٹتا ہوا مرزا قادیانی کا الہام پڑھے "پیٹ پھٹ گیا" "پیٹ پھٹ گیا" اس کے شور مچانے پر لوگ تڑپتے ہوئے آدمی کی جانب لپکیں گے اور اسے فوری طبی امداد کے لئے ہسپتال پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح جلسہ میں اچھی خاصی ہڑبونگ مچ جائے گی۔ اس واقعہ کے پورے پانچ منٹ بعد دوسری جگہ پر بیٹھی ہوئی جوڑی یہی عمل دہرائے۔ اس جگہ پر بھی ایک انتشار پھیل جائے گا۔ پھر صرف تین منٹ بعد تیسری جگہ سے شور اٹھے۔ "پیٹ پھٹ گیا" "پیٹ پھٹ گیا" اور اسی طرح باقی جگہوں سے بھی ٹھیک دو دو منٹ بعد چیخ و پکار ہو کہ "پیٹ پھٹ گیا" مقرر اور میزبانوں کی ہزار کوششوں کے باوجود جلسہ درہم برہم ہوجائے گا اور آپ فاتح بن کر گھر لوٹیں گے۔

آپ یہ نسخہ سیاسی جلسوں میں بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ مجرب ہے۔

## اگر ہندو ہمسائے سے لڑائی ہوجائے

اگر کسی وجہ سے آپ کی اپنے ہندو ہمسائے سے ان بن ہوجائے تو آپ کو لڑائی جھگڑے اور دھینگا مشتی کی کوئی ضرورت نہیں۔ صبح سویرے بیدار ہوجائیں۔ صحن میں ایک دری بچھائیں اور سارے گھر والے اس پر بیٹھ کر اونچی آواز سے انتہائی ترنم کے ساتھ مرزا قادیانی کا یہ "عارفانہ" کلام پڑھیں۔

چھپے چھپے حرام کرواتا
آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط
یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کرواچکی ہے زنا لیکن
پاک دامن ابھی بچاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں
جس کو دیکھو وہی شکاری ہے

(آریہ دھرم ص ۷۶،۷۷ مصنفہ مرزا قادیانی)۔

کلام پڑھنے کے بعد پانچ پانچ قلابازیں لگائیں اور اس کے بعد پڑھنے کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل امور پر پوری توجہ دینا ہے۔

پورا ایک مہینہ نہانا نہیں ہے۔

پاؤں میں جوتا نہیں پہننا۔

ناخن اور بال نہیں کٹوانے۔

سر میں روزانہ تھوڑی سی قادیان کی خاک ڈالنی ہے۔

پورا ایک مہینہ کپڑے نہیں بدلنے۔

قادیان کی طرف منہ کرکے روزانہ ایک گھنٹہ زور زور سے رونا ہے۔

## نظر کی تیزی کے لئے

روزانہ دوپہر کے وقت گھر کی سب سے اونچی چھت پر دھوپ میں بیٹھ جائیں اور مرزا قادیانی کی تصویر سامنے رکھ کر ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں اور اپنی دونوں آنکھیں مرزا قادیانی کی چھوٹی والی آنکھ میں گاڑ دیں۔ کوشش کریں کہ اس دوران آپ کی آنکھ جھپکے نہیں۔ پانچ منٹ کے بعد پھر سورج کی طرف دیکھئے اور مرزا قادیانی کی آنکھوں کی طرف دیکھئے۔ اسی طرح ایک دفعہ سورج اور دوسری دفعہ مرزا قادیانی کی آنکھوں کی طرف دیکھئے۔ یہ عمل جاری رکھئے۔ جب تک سورج کو دیکھنے سے آپ کی آنکھیں اس قدر خیرہ نہ ہوجائیں کہ آپ مرزا قادیانی کی تصویر نہ دیکھ سکیں۔ تب فوراً اٹھئے اور باہر گلی کی طرف دوڑ لگائیں۔ اگر آپ اترتے ہوئے سیڑھیوں میں لڑھک جائیں یا گلی میں بھاگتے ہوئے آپ کا سر کسی کھمبے یا دوسری رکاوٹ سے ٹکرائے تو وہیں بیٹھ کر آرام کریں اور کچھ دیر بعد الٹے پاؤں واپس گھر آجائیں۔ سات روز کا کورس ہے۔ کورس سخت ضرور ہے لیکن مجرب ہے۔

## (۸) اگر پولیس سے کسی کیس میں جوتے پڑیں

اگر آپ چوری یا فراڈ کے کسی کیس میں پکڑے گئے ہیں اور پولیس نے آپ پر زبردست تشدد کیا ہے جس سے آپ کے جسم پر زخم ہوگئے ہیں اور آپ بڑی سخت اذیت میں مبتلا ہیں تو دل نہ چھوڑیں۔ مرزا قادیانی کا الہام آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔

"لائف آف پین" یعنی زندگی دکھ کی (ص ۹۵ تذکرہ مرزے قادیانی کا یہ الہام کاغذ کی پرچیوں پر لکھ کر زخموں پر رکھیں آدھی رات کو اٹھیں اور زور زور سے پڑھیں۔ "لائف آف پین" "لائف آف پین" ہر تین دفعہ پڑھنے کے بعد ہلکی ہلکی چیخیں ماریں۔ آپ کا ورد چیخ کی آواز کے ساتھ ہی جسم سے نکلتا جائے گا اور زخم ٹھیک ہوتے جائیں گے ایک رات میں بلند آواز سے پانچ سو مرتبہ پڑھنا ہے اور چیخیں بھی مارنی ہیں۔ دوران مشق اگر گلا بیٹھ جائے تو فوراً نمکین گرم پانی سے غرارے کریں۔ پانچ دن کا علاج ہے۔

## قوت حافظہ کے لئے

اگر آپ کی قوت حافظہ کمزور ہے تو مرزا قادیانی کا ایک اور محبوب طریقہ اپنایئے اور مضبوط حافظہ پایئے۔ ایک جیب میں دوائیاں رکھیں اور دوسری جیب میں گڑ کے ڈھیلے۔ کچھ دن جان بوجھ کر گڑ کے ڈھیلوں سے استنجا کریں اور دوائیاں کھائیں۔ کچھ دنوں بعد عادت پک جائے گی اور حافظہ بھی پک جائے گا۔ پھر تھوڑی سی مشق سے آپ کا حافظہ اپنے بام عروج پر پہنچ جائے گا اور ہر جگہ آپ کے حافظے کے چرچے ہونے لگیں گے۔ مثلاً آپ کہنے لگیں گے کہ سورج مغرب سے نکلتا ہے۔ ستارے دن کو چمکتے ہیں۔ دسمبر عیسوی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ گھروالے اگر آپ سے کہیں کہ ذرا باورچی خانہ سے دودھ پکڑانا تو آپ غسل خانے سے جھاڑو لے کر آجائیں گے۔ اگر گھروالے آپ سے کہیں گے کہ چائے پی لیں تو آپ کہیں گے کہ میں تمباکو نہیں پیتا۔ اگر گھر میں بیٹھا کوئی بزرگ آپ سے کہے گا کہ ذرا میری ٹوپی پکڑانا تو آپ جوتا پکڑالائیں گے۔ دیکھا مرزا قادیانی کی سنت پر عمل

کرنے سے آپ کا حافظہ کتنی ترقی کر گیا اور اس حافظہ کی وجہ ہے کہ ہر قادیانی مرزا قادیانی کو نبی مانتا ہے۔

## موت کا خوف دور کرنے کے لئے

اگر آپ کے دل و دماغ پر ہروقت موت کا خوف طاری رہتا ہے جس کی وجہ سے آپ کی صحت متاثر ہو رہی ہے۔ آپ ہروقت بجھے بجھے اور گرے رہتے ہیں تو آپ کے علاج کے لئے مرزا قادیانی کا الہام حاضر ہے۔

"لائف" (تذکرہ ص ۵۹۳)۔

جس وقت زیادہ خوف محسوس ہو اپنے سارے کپڑے اتار دیں۔ صرف جانگیہ تن پر رہنے دیں۔ پورے جسم پر تیل ملیں اور ساتھ ڈنٹھکیں لگاتے جائیں۔ تیل مالش اور ڈنھکوں کے دوران اونچی آواز سے لائف۔ لائف پڑھیں۔ پھر قادیان کی مٹی بدن پر مل لیں۔ اس کے بعد لائف بوائے صابن سے نہالیں۔ آپ یہ علاج اپنے گھر، دفتر، فیکٹری، دوکان اور سر راہ کسی بھی جگہ کر سکتے ہیں۔ بس صرف تیل کی شیشی اور قادیان کی خاک کی پڑیا اپنی جیب میں رکھیں۔

## اگر کسی بیمار کی جان نہ نکلتی ہو

اگر کسی بیمار کی جان نہ نکلتی ہو تو وہ شدید تکلیف میں ہوتا ہے اور اس سے دگنی تکلیف اس کے گھر والے محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ اس انتہائی مشکل وقت میں بھی مرزا قادیانی کا نسخہ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔

"اس کتے کا آخری دم ہے" (تذکرہ ص ۲۱۷) بیمار کی چارپائی صحن میں رکھئے اور سارے عزیز و اقارب چارپائی کے اردگرد بیٹھ جائیں۔ گھر کا سمجھ دار آدمی اٹھے وہ بیمار کے بازو ٹانگیں اور گردن سیدھی کر کے اسے انجن شیپ کرے۔ منہ سے زوردار سیٹی بجائے جس کا مطلب یہ ہو گا کہ گاڑی چلنے والی ہے۔ پھر وہ شخص بیمار کے بالکل قریب بیٹھ جائے اور مندرجہ بالا الہام پڑھتا جائے۔ الہام پڑھتے وقت خود بھی غرائے۔ جتنی زور سے غرائے گا اتنی جلدی روح جسم سے نکلے گی۔

## آسیب سے نجات کے لئے

اگر آپ کے گھر میں آسیب ہے اور جنات نے آپ کا جینا دوبھر کر رکھا ہے تو قطعاً نہ گھبرایئے۔ گھر کے جتنے کمرے ہیں اتنی ہی مرزا قادیانی کی تصویریں لیں اور انہیں گتے پر چسپاں کر کے ہر کمرے میں لٹکا دیں۔ صرف پانچ منٹ میں آپ دیکھیں گے کہ جنات چیخیں مارتے ہوئے گھر سے بھاگ رہے ہوں گے۔ بھاگیں کیوں نہ ؟ مرزا قادیانی کی شکل ہی اتنی ہولناک، خوفناک، شرمناک اور عبرتناک ہے۔ ویسے بھی جس گھر میں مرزا قادیانی کی تصویر لگی ہو۔ اس تصویر سے نحوست کی اتنی لہریں اٹھ رہی ہوتی ہیں کہ جنات کا وہاں پر دم گھٹنے لگتا ہے۔ یہ تو صرف قادیانیوں کی ہمت ہے جو اتنی نحوست اور تعفن کو برداشت کر جاتے ہیں۔ پھر چار مزید تصویریں لیں اور انہیں ایک ایک کر کے کمروں میں جلا کر دھواں دیں۔ جنات کبھی اس طرف کا رخ نہیں کریں گے۔ [illegible] اور ضد کرتے بچوں کو بھی مرزا قادیانی کی

تصویریں دکھا کر چپ کرایا جا سکتا ہے۔

## خوبصورت لباس پہن کر آئینہ دیکھنے پر

نیا اور دیدہ زیب لباس پہنئے، چہرے پر ہلکا سا میک اپ کیجئے، کنگھے سے بالوں کو سنواریئے، کلائی پر خوبصورت سی گھڑی باندھئے اور پھر قد آدم آئینے کے سامنے کھڑے ہو جایئے۔ اپنی شکل دیکھتے ہوئے مرزا قادیانی کا یہ الہام پڑھئے......

"میں نے دیکھا کہ میں ایک جنگل میں ہوں اور میرے اردگرد بہت سے بندر اور سور وغیرہ ہیں اور اسے میں نے استدلال کیا کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں۔"

(نزول المسیح ماخوذ از پیغام صلح ۳۴۔۷۔۱۷ نقل از قادیانی مذہب)۔

## اگر آپ کا بچہ جھوٹ بولنے سے شرماتا ہے

اگر آپ کا بچہ جھوٹ بولنے سے شرماتا ہے تو اسے مرزا صاحب کا مندرجہ ذیل نسخہ اپنی زیر نگرانی صبح، شام پچاس پچاس مرتبہ پڑھایئے۔

"کچھ عرصہ گزرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا"۔

(سرمہ چشم آریہ ص ۶۳ مصنفہ مرزا قادیانی)۔

"اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمیوں نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے۔ بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پایا تھا۔ کیوں کہ اس کی ماں مر گئی تھی۔" (سرمہ چشم آریہ ص ۶۳)۔

"بعض نے یہ بھی دیکھا کہ چوہا مٹی خشک سے پیدا ہوا۔ جس کا آدھا دھڑ تو مٹی تھا اور آدھا چوہا بن گیا۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۶۳ مصنفہ مرزا قادیانی)۔

چند دنوں کے بعد آپ دیکھیں گے کہ آپ کا بچہ بڑی بے شرمی اور ڈھٹائی سے جھوٹ بولے گا اور اس کے ساتھ ساتھ جھوٹ سازی میں ماہر بھی ہو جائے گا۔

## اگر آپ پھسل جائیں

آپ کے علاقے میں شدید بارش ہوتی ہے اور آپ گھر سے سودا سلف خریدنے کے لئے بازار جا رہے ہیں۔ راستہ میں کسی جگہ پھسلن ہونے کی وجہ سے آپ دھڑام سے گر جاتے ہیں تو گرتے ہی فوراً پڑھئے۔

"پٹی، پٹی گئی" (تذکرہ ص ۸۰۱)۔

اس کے بعد اٹھئے اور چوٹ والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر مندرجہ بالا نسخہ دس مرتبہ پڑھئے درد فوراً چوسا جائے گا اور آپ دوسری دفعہ پھسلن کے لئے دوبارہ بالکل فٹ ہوں گے۔

## کرایہ دار سے مکان خالی کروانے کے لئے

اگر آپ مکان کرایہ دار سے خالی کروانا چاہتے ہیں لیکن کرایہ دار کسی بھی صورت میں مکان خالی کرنے کے لئے تیار نہیں تو آپ ایک موٹا مارکر لے کر مکان کے مین گیٹ، کھڑکیوں، دروازوں اور دیواروں پر مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل وحی لکھ دیں۔ کرایہ دار گھبراہٹ سے بوکھلا اٹھے گا اور سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگ جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ وحی آدھی رات کو اس وقت لکھی جائے جس وقت مرزا قادیانی بھاڑو سے ٹانگیں دبوایا کرتا تھا۔ وحی مندرجہ ذیل ہے۔ "ماتم کدہ" (تذکرہ ص ۷۵۲)۔

## چوہے مار گولیاں بنایئے

چھوٹی چھوٹی کاغذ کی پرچیوں پر مرزا قادیانی کی وحی لکھئے۔

"زندگی کا خاتمہ" (تذکرہ ص ۷۷۵)۔

پرچیوں کو گول کر کے کالی مرچ کے برابر گولیاں بنایئے۔ گولی کے اوپر تھوڑی سی چینی اور تھوڑا سا دیسی گھی لگا دیں۔ خوشبو سے چوہا بھاگا بھاگا آئے گا اور فوراً نگل جائے گا۔ ادھر گولی چوہے کے اندر چوہے کا دم باہر یعنی "زندگیوں کا خاتمہ"۔

## گلی محلے کے خاکروب سے کام لینے کے لئے

اگر آپ کی گلی محلے کا خاکروب اکثر چھٹیاں کرتا ہے یا آپ کی گلی کی صفائی چھوڑ جاتا ہے صفائی کرنے کے لئے اکثر دیر سے آتا ہے تو آپ صبح صبح اٹھ کر مرزا قادیانی کی طرح ایک آنکھ پوری اور دوسری آنکھ آدھی کھول کر جھاڑو ہاتھ میں پکڑ کر دس مرتبہ مرزا قادیانی کی وحی پڑھیں۔

"حنیف مسیح" (تذکرہ ص ۷۳۴) پڑھتے ہی آپ کے مکان

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۷۳۵۵۷۳

پر محبوب یوں آنے لگا جس طرح قیب کی طرف بہتا ہوا پانی۔

## دولت مند بننے کے لئے

دولت مند بننے کے لئے مرزا قادیانی کا الہام یاد رکھیں۔ "کرنسی نوٹ" (تذکرہ ص ۵۹۶)۔

اپنے کسی نومولود بچے کا نام کرنسی نوٹ رکھیں۔ ماں' باپ دادا' دادی' نانا' نانی' بچے' بچیاں' ماموں' ممانیاں اور دیگر رشتہ دار و محلے دار جب اس کے بچے کو کرنسی نوٹ کے نام سے پکاریں گے تو گھر میں کرنسی نوٹوں کی چہل پہل ہو جائے گی۔ مہینے میں ایک دفعہ بچے کے گلے میں کرنسی نوٹوں کا ہار ڈال کر اسے علاقے کی گلیوں میں اچھی طرح گھمایا کریں۔ اگر دولت کی زیادہ ضرورت ہو تو بڑے بیٹے کا نام بدل کر "ڈالر" اور بڑی بیٹی کا نام "پونڈ" رکھ لیں اور اپنا نام "سوری والا پیسہ" رکھ لیں۔

## فصلوں سے پرندے اڑانے کے لئے

فصلوں کو خراب کرنے والے پرندوں کو اڑانے کے لئے مرزا قادیانی کی وحی پیش خدمت ہے۔

پریٹش۔ عمری اطوس یا پلاطوس (مکتوب احمدیہ جلد اول ص ۶۸)۔

کھیت کی طرف منہ کرکے منہ کے گرد ہاتھوں کا ہالہ بنا کر دھماکے دار اور کڑاکے دار طریقے سے مندرجہ بالا تینوں الفاظ ادا کیجئے۔ الفاظ کی ادائیگی اس طرح سے ہو کہ گویا آپ منہ سے الفاظ نہیں نکال رہے بلکہ الفاظ کے کارتوس چلا رہے ہیں۔ لفظوں کے اس دھماکے کے بعد آپ کو گھبرائے ہوئے پرندے بڑی تیزی سے اڑتے ہوئے دکھائی دیں گے ممکن ہے کہ کچھ پرندے آپ کے "پریٹش۔ عمری اطوس یا پلاطوس" کے کارتوس کی آواز سے ڈر کر مر جائیں جو کہ آسانی سے آپ کے کھانے کے کام آسکتے ہیں۔

## گنجے پن کا فوری علاج

اگر آپ گنجے ہیں اور اپنی ٹنڈ پر بہت سی دوائیاں اور رنگ برنگے تیل استعمال کر چکے ہیں لیکن ابھی تک آپ فارغ البال ہیں تو گھبرائیے نہیں۔ دواخانہ مرتدیہ قادیانیہ کا نسخہ پیش خدمت ہے۔

خواب میں دکھائے گئے۔ (۱) تین استرے (۲) عطر کی شیشی (تذکرہ ص ۷۷۴)۔

آپ کچھا اور بنیان پہن کر کسی نہر کے کنارے بیٹھ جائیں۔ جسم بالکل ڈھیلا چھوڑ دیں اور آنکھیں بند کرلیں اور تصور کریں کہ تینوں استرے آپ سر پر پھیر رہے ہیں پورے ایک گھنٹے کے بعد تصور کریں کہ اب استرے چلنے بند ہو گئے ہیں اور آپ کے سر پر چھوٹے چھوٹے بال نمودار ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد تصور کریں کہ آپ کے بالوں کی عمر ایک ماہ ہو گئی ہے۔ اب ان پر عطر کی شیشی سے عطر چھڑکائیں۔ جس سے آپ کی ٹنڈ مہک اٹھے گی۔ اب تصور کریں کہ تینوں استرے آپ کے سر پر دوبارہ چلنے شروع ہو گئے ہیں اور ان کے چلنے سے ایک ماہ کی عمر کے سارے بال صاف ہو گئے ہیں۔ اب پھر تصور کریں کہ ایک مہینہ گزر گیا ہے۔ پھر تینوں استرے چلا دیجئے۔ ساتھ ساتھ عطر کی شیشی سے چھڑکاؤ بھی کرتے جائیں۔ تصور میں یہ عمل دس مرتبہ کریں لیکن اس بات کی احتیاط رہے کہ استروں کی چال سے آپ کے کان محفوظ رہیں۔ یہ عمل ایک مہینے تک متواتر کرتے رہیں اور تصور میں یہ رکھیں کہ بالوں کی لمبائی چار انچ ہو گئی ہے۔

پرہیز: ایک مہینہ نہانا نہیں۔
ایک مہینہ آئینہ نہیں دیکھنا۔

ایک مہینہ سر کسی کو نہیں دکھانا بلکہ چادر سے اچھی طرح ڈھانپ کے رکھیں۔ ایک مہینے کے بعد سر پر ہاتھ پھیریں۔ اگر سر پھر بھی صاف شفاف ہو تو ایک پیالی میں پانی لے کر اس میں ناک ڈبو کر مرنے کی کوشش کریں۔

## اگر والدین کی سختی کی وجہ سے لڑکی سے ملاقات نہ ہو سکے

والدین کو آپ کے عشق کا پتہ چل گیا ہے اور انہوں نے لڑکی کے باہر نکلنے پر پابندی لگادی ہے اور آپ اپنے محبوب کی شکل دیکھنے کو ترستے ہیں تو فوراً" مرزا قادیانی کا مندرجہ ذیل کلام پڑھیے۔

مرزا قادیانی اپنی محبت میں یہی کلام پڑھا کرتا تھا۔

جب کوئی خداوند بنا دے
کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
رم فرما کے آ او میرے جانی
ت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
بھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر
دلا ایک بار شور و غل مچا دے

(سیرت المہدی جلد اول ص ۲۳۳۔۲۳۲ مصنف مرزا بشیر احمد)۔

## اگر محبوب دھوکا دے جائے

اگر آپ کا دل محبوب کی محبت میں جکڑا ہوا ہے' لیکن محبوب بے وفائی کر گیا ہے اور آپ اس جدائی میں انگاروں پر لوٹ رہے ہیں۔ وقت کی ہر گھڑی آپ کے سینے پر تلوار کی نوک چبھو رہی ہے اور آپ کی زندگی میں کسی کروٹ چین نہیں۔ تو ایسی چین حاصل کرنے کے لئے۔ مرزا قادیانی کا مندرجہ کلام پڑھئے۔ مجرب ہے۔ حکیم نور الدین اور مرزا بشیر الدین کے بھی زیر استعمال رہا اور اکسیر پایا۔

نہیں منظور تھی گر تم کو الفت
تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
میری دلسوزیوں سے بے خبر ہو
میرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جاں
کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۳۲۔۲۳۲ مصنف مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)۔

قادیانیو! ہم نے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی جھاڑی سے یہ چند نسخے بطور نمونہ پیش کئے ہیں۔ اگر ان کے علاوہ کسی اور بیماری یا مسئلے کے لئے نسخہ کی ضرورت ہو تو فوراً" رابطہ کریں۔ ہم آپ کو مرزا قادیانی کی تعلیمات کی "تاریکی" میں اس کا جواب فوراً" ارسال کریں گے۔

●●

## بقیہ: فتنہ انکار حدیث

کتب اور مضامین ایسے ہی باطل نظریات اور طحدانہ افکار پر مشتمل ہیں۔ آپ نے غور کیا کہ منکرین حدیث کس طرح اسلام کے ایک ایک حکم کو رد کرتے ہیں اور کس بے باکی سے نصوص قطعیہ اور متواتر تعامل کا انکار کرتے ہیں۔ مطلب بالکل واضح ہے کہ مسلمانوں کا مذہب ان کی راہ اور ان کی روش بالکل جدا ہے اور غلام احمد پرویز کی بالکل الگ ہے۔ وہ مسلمانوں کو اپنی راہ پر ڈالنا چاہتا ہے جس کا خاکہ آپ کے سامنے آچکا ہے اور مسلمان اس میں ان کی مخالفت کرتے ہیں۔

ہماری منزل کا ہے وہ دشمن' ہماری راہیں بگاڑتا ہے
کھلیں گے کچھ قدرتی شگوفے جب اپنے کانٹے وہ بو چکے گا

تحقیق و تلخیص: پروفیسر محمد نعیم چوہدری' بہاولپور
رانا فضل الرحمان' مظفر گڑھ

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

دوسری قسط

تحریر گرگناڈی ڈنوں

# ذکری مذہب پر ایک نظر

(۸) نماز کی فرضیت ختم ہو گئی ہے اس کا قائم مقام ذکر ہے نماز پنجگانہ 'جمعہ و عیدین پڑھنا خطا ہے پڑھنے والا گمراہ ہے بے دین اور کافر ہے۔ قرآن شریف میں صلواۃ کئی معنوں میں آیا ہے۔ اقیموا الصلواۃ میں رحمت و احسان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ولا تقربوا الصلواۃ۔ اس میں نماز کے پاس تک نہ جانے کا حکم دیا گیا ہے جو مسلمان پڑھتے ہیں اقم الصلواۃ لذکری۔ میں صاف صاف حکم دیا گیا ہے کہ ذکری صلواۃ ہے اسی کو قائم کرو' مسلمان جس طرح نماز پڑھتے ہیں اس کا طریقہ قرآن شریف میں کہیں نہیں بتایا گیا ہے۔ احمد مصطفیٰ نے بتایا تھا اب اس کی شریعت کو محمد مہدی نے منسوخ کر دیا ہے اور نماز کے بجائے ذکر کرنے کا طریقہ بتا دیا۔ نمازی کا منہ کالا ان کا تکیہ کلام ہے۔ نماز پڑھنے والے کو "تسخرا" کہین قول "یعنی چوڑا چکانے والا' احمق و بے شرم کو کہتے ہیں' اس کے مقابلہ میں خود کو "چروک" روشن دید یعنی صاحب نظر اور روشن ضمیر کہتے ہیں۔

ذکر۔ ہر بالغ ذکی مرد عورت پر فرض ہے (بحکم اقم الصلواۃ لذکری) ذکر کے کئی اقسام اور اوقات ہیں۔ ذکر خفی خاموشی سے دل دل میں کیا جاتا ہے ذکر جلی با آواز بلند کیا جاتا ہے۔ ذکر خفی انفرادی ہوتا ہے۔ اور کسی جگہ بھی کیا جا سکتا ہے ذکر جلی اجتماعی ہے حلقہ باندھ کر ذکر خانہ میں کیا جاتا ہے قبلہ رو ہونا ضروری نہیں ذکر خانہ مربع یا مستطیل شکل کا بے محراب کا کمرہ ہوتا ہے۔ جس کا دروازہ کسی سمت بھی ہو سکتا ہے۔ امتیاز کے لئے دروازہ پر یا کونوں پر چھوٹے چھوٹے مینار بھی بنا دیتے ہیں۔ عورتوں اور مردوں کے ذکر خانے الگ ہوتے ہیں دیہاتوں میں کوئی جگی اور خانہ بدوش کوئی خیمہ ہی ذکر خانہ کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں بلوچی زبان میں "خ" نہیں ہوتی لہٰذا ذکر خانہ کو ذکرانہ یا ذکرانہ کہتے ہیں۔

ذکر کے چھ اوقات ہیں (۱) ذکر فجر۔ وقت صبح صادق سے قبل یہ ذکر خفی ہے ۱۵ مرتبہ تسبیح لا الہ الا اللہ پڑھی جاتی ہیں (۲) ذکر گوربام وقت قریب طلوع آفتاب یہ ذکر جلی ہے تسبیح لا حواہ پڑھ کر ایک طویل سجدہ کیا جاتا ہے پھر لا الہ الا اللہ حسبی ربی جل اللہ کی تسبیحات پڑھ کر وقت طلوع آفتاب ایک اور سجدہ کیا جاتا ہے۔

(۳) ذکر نیم روچ۔ وقت زوال آفتاب ذکر خفی ہے لا ہوا جراء کے علاوہ سب تسبیحات پڑھی جاتی ہیں سجدہ نہیں ہوتا۔

(۴) ذکر روچ زرد۔ قبل غروب ذکر خفی ہے یہ ذکر تسبیح لا ہوا پر ختم ہو جاتا ہے آخر میں وقت غروب ایک سجدہ ہوتا ہے۔

(۵) ذکر سرشپ وقت عشاء ذکر جلی ہے یہ ذکر نیم روچ کی طرح ہوتا مگر جلی۔

(۶) ذکر نیم شفم یا نیم شپی۔ وقت نیم شب ذکر خفی ہے مگر شب جمعہ کو جلی ہوتا ہے ہر سو مرتبہ کے بعد ایک سجدہ کیا جاتا ہے۔

ذکر میں ایک تسبیح یا چند تسبیحات کا مجموعہ ہوتا ہے ہر تسبیح چند قرآنی آیات دعاؤں اور زوائد پر مشتمل ہوتی ہیں ہر تسبیح کو اس کے ابتدائی فقرے سے موسوم کرتے ہیں۔

تسبیحات کے نام یہ ہیں

| | | |
|---|---|---|
| پہلی تسبیح | لا الہ الا اللہ | اس میں ایک کلمے ہے |
| دوسری تسبیح | حسبی ربی | اس میں تین کلمے ہیں |
| تیسری تسبیح | لا ہوا | یہ گیارہ کلمات پر مشتمل ہے |
| چوتھی تسبیح | سبحان الذی | اس میں نو کلمات ہیں |
| پانچویں تسبیح | اللہ۔ اللہ ۔۔۔ ھو | اس میں دس کلمات ہیں |
| چھٹی تسبیح | جل اللہ | اس میں ایک لمبا کلمہ ہے |

ذکر میں نماز کی رکعات کی طرح دو سے بارہ تک تسبیحات ہوتی ہیں ایک نام کی ایک سے زائد تسبیحات بھی ہیں ذکر خفی کے لئے کسی نیت جگہ امام و اہتمام کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر ذکر جلی کا اہتمام ہوتا ہے۔

طریقہ ذکر جلی :۔ ذکری حلقہ بنا کر ذکر خانہ میں دو زانوں بیٹھے ہیں ایک شخص امامت کے فرائض انجام دیتا ہے۔ اس کے بعد پہلے اپنی زبان میں اپنی مرضی کی دعاء پھر مقررہ طویل عربی و فارسی دعا پڑھتے ہیں۔ آخر میں سب نیتوں کے گلے پڑھ کر ذکر ختم کر دیتے ہیں۔

(۹) چوگان یا کشتی :۔ یہ اجتماعی عبادت اور عملی ذکر ہے سب سے اہم چوگان ذی الحجہ کی شب نہم کو ہوتا ہے کے علاوہ ذی الحجہ کی پہلی دس شبوں میں۔ رمضان شریف کی ستائیسویں شب کو چاند کی تیرہویں' چودھویں اور اور پندرھویں شب کو شب جمعہ کو شادی' ختنہ' ولادت کے مواقع پر اور کسی منت کے پورا ہونے پر کیا جاتا ہے۔ دن کے وقت بھی ہوتا ہے۔ خصوصاً" دس ذی الحجہ اور شادی' ختنہ وغیرہ کے مواقع پر ایک عام بلوچی رقص سے مشابہ ہے۔ مگر اس میں ڈھول نہیں بجایا جاتا۔ ختنہ دو گھنٹہ سے لے کر ساری رات یا سارے دن بھی جاری رہتا ہے۔ بڑی آبادی میں مردوں اور عورتوں کے چوگان الگ ہوتے ہیں چھوٹی جگہوں پر مخلوط ہوتے ہیں۔ مرد' عورت' جوان بچے اور بوڑھے سب شریک ہوتے ہیں پچاس ساٹھ لوگ حلقہ باندھ کر آگے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں درمیان میں ایک خوش آواز آراستہ و پیراستہ عورت کھڑی ہوتی ہے۔ یہ امام چوگان ہوتی ہے اسے "سروگان" کہتے ہیں اگر چوگان دیر تک جاری رہتا ہے تو ایک سے زائد سروگان ہوتی ہیں ایک آرام کرتی ہے تو دوسری فرائض انجام دیتی ہے پہلے سروگان ترنم سے بلوچی زبان میں ایک بول پڑھتی ہے پھر حلقہ بند ذکری آواز ملا کر دوسرا جوابی بول پڑھتے ہیں اور رقص کرتے ہیں باری باری ایک طرف کا بازو اور دوسری طرف کا پیر اٹھاتے ہیں اور دائرے میں بھی حرکت کرتے جاتے ہیں کل ۵ ۳ بول اور ان کے جواب میں۔ سب بول ختم ہو جانے کے بعد حلقہ منتشر ہو جاتا ہے تھوڑی دیر کے بعد حاضرین میں سے لوگ اٹھ کر دوسرا حلقہ باندھتے ہیں اسی طرح سلسلہ چلتا ہے۔ حاضرین اور حلقہ بند لوگوں کے چہروں پر عبادت کرنے والوں کی سی سنجیدگی محسوس نہیں ہوتی۔ رقص کا سا ہی ماحول ہوتا ہے۔ عورت جو بول پڑھتی ہے اسے "پربند گ" کہتے ہیں نمونہ کے لئے چند بول درج کئے جاتے ہیں۔ بول اپنے وزن کی طوالت کے اعتبار سے دو چاپی سہ چاپی یا چار چاپی کہلاتے ہیں یعنی ایک بول ادا کرنے میں کتنی مرتبہ قدم رکھنا اٹھانا پڑتا ہے۔

| | |
|---|---|
| پربندگ جو سروگان بولتی ہے | جواب جو حلقہ بند ذکری آواز ملا کر بولتے ہیں |
| کے واجت او کہ آگہ | بندو وپت خدا آگہ |
| (کون سوتا ہے اور کون جاگتا ہے) | (بندہ سوتا ہے' خدا جاگتا ہے) |
| کوہ مراد کتے در نگ | او برکت و مہدی چراگ ء |
| (کوہ مراد پر خزانہ نکلا ہے) | (مہدی کی برکت سے چراغان ہے) |
| یاد و ہادی یا کناں | ماد قلندر یا نور پاک |
| (ہادی کو یاد کرتا ہوں) | (فقیر کی صدا ہے یا نور پاک) |
| ہادیا | مہدیا |
| (ہادی کون ہے) | (مہدی کون ہے) |

(۱۰) روزہ :۔ ماہ رمضان المبارک کے روزے محمد مہدی نے منسوخ کر دیئے ہیں ان کی فرضیت ختم ہو چکی ہے ان کے بجائے ماہ ذی الحجہ کی ابتدائی آٹھ روزے فرض ہیں پچھ نفل روزے ہیں۔ دو شنبہ کا روزہ۔ ایام بیض یعنی چاند کی تیرہویں' چودھویں اور پندرھویں کا روزہ۔ روزہ چوبیس گھنٹہ کا ہوتا ہے عشاء کے وقت شروع ہوتا ہے اور اسی وقت دوسرے دن افطاری ہوتی ہے۔

(۱۱) زکواۃ :۔ محمد مہدی نے زکواۃ کی اسلامی شرح کو منسوخ کر دیا ہے اس کے بجائے عشر مقرر کیا ہے۔ ہر طرح کی آمدنی پر دسواں حصہ واجب الادا ہوتا۔ جس کو "ویک" اور "پڑوگ" بھی کہتے

ہیں زکوٰۃ ان کے ملائی بھی وصول کرتے ہیں اور اپنے نجی مصارف میں لاتے ہیں اسی وجہ سے شرح بڑھا کر مقرر کی ہوئی ہے۔ زکوٰۃ کے کچھ شرمناک مسائل بھی ہیں جن کو یہ پوشیدہ رکھتے ہیں۔ تعلیم کے ساتھ ان پر عمل تو کم ہوتا جا رہا ہے لیکن عقیدہ مانتے ہیں۔ یعنی عورت کو اپنی جسم کی زکوٰۃ نکالنی ہوتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عورت کو نکاح کے بعد شب زفاف کو ملائی کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے وہ اس سے صحبت کرکے اس کو ذکیہ اور محصنہ بنا دیتا ہے عقیدہ یہ ہے کہ اگر عورت نکاح سے قبل زنا کی مرتکب ہو چکی ہے۔ تو اس طرح زکوٰۃ ادا کرکے گناہ سے پاک ذکیہ بن جاتی ہے۔ اور زنا بالجبر سے محفوظ ہو کر محصنہ بن جائے گی۔ زن بیوہ ہر شخص سے زکوٰۃ نکال سکتی ہے اس کے لئے حکم ہے کہ اگر کوئی ہم مذہب خواہش جماع کرے تو انکار نہ کرے یہی اس کی زکوٰۃ ہے توجیہ میں یہ آیات پیش کرتے ہیں لن تنالو البرحتی تنفقوا مما تحبون (آل عمران ۹۲) (تم حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اپنی عزیز چیزوں کو اللہ کے راستے میں خرچ نہ کرو) عورت خصوصاً" بیوہ عورت کے پاس مال ہوتا نہیں جہاد پر جا نہیں سکتی۔ لہٰذا اپنی عزیز شرمگاہ اللہ کے واسطے ضرورت مند کو استعمال کر لینے دے یہی اس کی زکوٰۃ ہے (نعوذ باللہ) زکوٰۃ فرست کی بڑی بڑی رقم کی عوض ملائی جنت کی زمین بھی فروخت کرتے ہیں۔

(۱۳) حج بیت اللہ :۔ حج خانہ کعبہ مہدی نے منسوخ کر دیا ہے اور اپنی امت کی آسانی کے لئے کوہ مراد کا حج مقرر کیا ہے۔ اب اس کو زیارت کہتے ہیں مگر اس زیارت کی حیثیت اب بھی حج کی سی ہے۔ شروع کو اس زیارت کو ذکری حج ہی کہتے چلے آئے ہیں لیکن اب احتیاطاً" زیارت کہنے لگے ہیں ناخواندہ ذکریوں کی اکثریت اب بھی حج ہی کہتی ہے حج بیت اللہ سے متعلق بہت سے شعائر اور متبرک مقامات کے متوازی ناموں کا تعین کوہ مراد اور اس کے مضافات میں کر دیا گیا ہے۔ شہر تربت کے جنوب میں پسنی اور گوادر جانے والی سڑک کے کنارے قریب ڈھائی میل کے فاصلے پر ایک چھوٹی سی بے آب و گیاہ پہاڑی جس کو اب قریب چار فٹ اونچی دیوار سے گھیر دیا گیا ہے۔ یہ ہے ذکریوں کا حرم ان کا عقیدہ ہے کہ یہاں مہدی نے سات یا دس سال قیام کیا تھا۔ مہدی کے انوار و تجلیات کا منبع ہے۔ خانہ کعبہ کا قائم مقام ہے یہ کوہ مراد ہے یعنی مرادیں بر لانے والا۔ یہی ہے مقام محمود المحمود ہے کوہ مراد کے دامن میں ایک میدان ہے جس کو گل زن کہتے ہیں یہ عرفات ہے پہلے یہاں ۹۔ ذی الحجہ کو مجلس ذکر منعقد کرکے وقوف عرفہ منایا کرتے تھے اور ۱۰ ذی الحجہ کو کوہ مراد پر طواف ہوا کرتا تھا مگر اب احتیاطاً" ۲۷ رمضان المبارک کی زیارت کی تشہیر کی جاتی ہے۔ کوہ مراد کے مغربی ڈھال پر ایک چھوٹے سے گڑھے میں بارش کا پانی بھر جاتا ہے اس کے کنارے یک کر کینک یعنی (پیچی) رکھی رہتی ہے۔ زائرین پیچی بھر پانی پیتے ہیں یہ کوثر ہے۔ کوہ مراد کے شمال میں ایک جگہ کا درخت ہے جو املی سے مشابہ ہے اس پر پھل بھی لگتے ہیں جو کھائے جاتے ہیں یہ شجر طوبیٰ ہے کوہ مراد کے مغرب میں ایک پہاڑی پر ایک غار ہے کہتے ہیں۔ یہاں مہدی نے چلہ کیا تھا۔ یہ غار حرا کا قائم مقام ہے ایام حج میں یہاں حلقہ ذکر منعقد ہوتا ہے تربت کے قریب ایک کاریز ہے اس کا نام "تزلی" ہے اب خشک ہو چکی ہے اس میں ایک کنواں کھودا گیا ہے اس کو "شیریں دو کرم کہتے ہیں یہاں مہدی نے معجزہ سے پانی نکالا تھا۔ یہ زمزم کا بدل ہے کوہ مراد کے جنوب مغرب میں ایک اور گڑھا ہے جس میں بارش کا پانی بھر جاتا ہے۔ نیچے سے بلبلے اٹھ کر سطح آب پر جھاگ سا بن جاتا ہے اس کو کج آب (جھاگ دار پانی) کہتے ہیں اس کو متبرک سمجھ کر پیتے ہیں ایک دشوار چٹان پر ایک خط بنایا ہوا ہے۔ جو اس خط کو عبور کرے وہ قیامت کے دن پل صراط عبور کرے گا۔ عورتیں شلوار اتار کر صرف کرتے میں ملبوس طواف کرتی ہیں عقیدہ یہ ہے کہ حیض و نفاس ایسی پلیدی ہے جو دھونے سے بھی پاک نہیں ہوتی۔ لہٰذا عبادات کے وقت شلوار نہیں پہنی جا سکتی ایک رکن میں عورتیں اور مرد چاروں ہاتھ پیروں پر کچھ دور چلتے ہیں اس سے حرم پوشی و عریانی کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے ------ یہ ہے ذکریوں کا عقیدہ اور ان کا مذہب جب علماء کرام کوئی بات کریں گے تو نا سمجھ مسلمان کہتے ہیں یہ مولوی فساد کرتے ہیں اور رمضان المبارک میں جب تحریک زور پکڑتی ہے تو حکومت ختم نبوت کے پروانوں پر گولی چلاتی ہے اور قسم قسم کی سزائیں دیتی ہے اور حال ہی میں یہاں اور ماڑہ میں جب ختم نبوت کے پروانوں نے ذکریوں کے خلاف جلوس پر امن نکالا تو حکومت چیخنے اور چلانے لگی کہ امن خراب ہوگا امن خراب ہوگا۔ ایسے امن ہم نہیں چاہتے ہیں کہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کی توہین ہو ایسے امن ہم نہیں ہم نہیں چاہتے ہیں جس میں برائی کو چھوٹ ہو اور سرعام اسلام کے پانچوں ارکان کی کھلی خلاف ورزی ہو اور اپنے کو مسلمان کہیں۔ ہمارے جلسے اور جلوسوں سے حکومت گھبرا گئی ہے جب ہماری اکابرین حضرات جہاد کا اعلان کریں اس کفر کے خلاف تو حکومت کیا کرے گی جب اورماڑہ کے مسلمانوں نے سر پر کفن باندھ کر میدان میں نکلے تو پھر انشاء اللہ اللہ تعالیٰ ذکری نواز حکومت نہیں جو بھی مداخلت کرے ہم ایک نعرہ تکبیر اللہ اکبر سے ان کو اڑا دیں گے۔ انشاء اللہ۔

ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ذکریوں کو جلد از جلد غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ہمیں میدان میں نکلنے پر مجبور نہ کریں جب ہمیں مجبور کیا گیا تو تمام ذمہ داری حکومت پاکستان پر عائد ہوتی ہے۔

ہم وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور صدر فاروق لغاری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ

(۱) ذکریوں کو جلد از جلد بہر صورت آنے والے انتخاب سے قبل 'دستور و آئین پاکستان کی دفعہ ۲۶۰ اور شق نمبر ۳ کے تحت غیر مسلم قرار دیا جائے۔ (۲) ذکریوں کی ووٹرز لسٹ علیحدہ تیار کی جائے اور انتخابات جداگانہ کرائے جائیں۔ (۳) ذکریوں کو پابند کیا جائے کہ وہ خود کو مسلم نہ کہیں اور نہ لکھیں۔ (۴) شناختی کارڈ 'پاسپورٹ' ویزا اور دیگر سرکاری و غیر سرکاری کاغذات و دستاویزات پر ذکریوں کو غیر مسلم لکھا جائے اور۔ (۵) ذکریوں کی رجسٹرڈ انجمن کے نام سے جو نیاری کراچی میں ہے مسلم کا لفظ خارج کر دیا جائے۔

●●

# دارالعلوم بری انگلینڈ کا تعارف

قسط:۳

اس مختصر تعلیم کے بعد تمام روشنیاں گل کر دی جاتی ہیں۔ اور طلبہ عزیز خاموشی سے اپنا درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ تقریباً" ۲۰ یا ۲۵ منٹ کے بعد یہ مجلس مکمل ہو جاتی ہی۔ اس کے بعد بعض بڑی کلاسوں کے طلبہ ایک کلاس میں جمع ہوتے ہیں جہاں قصیدہ بردہ کی دل موہ لینے والی مجلس لگتی ہے اور پھر مسافران رسول اپنے مشفق میزبان ﷺ کے حضور درود سلام کے تحفے یوں یک آواز ہو کر پیش کرتے ہیں۔

یارب صل وسلم دائما" ابدا"
علی حبیبک وخیر الخلق کلھم

فضائل درود شریف سے کون ناواقف ہے ایک ادنیٰ سی جھلک "القول البدیع لعلامہ السخاوی" کے باب ثانی کی اس عبارت میں نظر آتی ہے جس حضرت شیخ الحدیث کی فضائل درود شریف سی نقل کر رہا ہوں۔

باب ثانی درود شریف کے ثواب میں۔ اللہ جل شانہ کا بندہ پر درود بھیجنا اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا اور حضور

اقدس ﷺ کا خود اس پر درود بھیجنا اور درود پڑھنے والوں کی خطاؤں کا کفارہ ہونا اور ان کے اعمال کو پاکیزہ بنادینا اور ان کے درجات کا بلند ہونا اور گناہوں کا معاف ہونا اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کے لئے اور اس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب کا لکھا جانا اور قیراط بھی وہ جو احد پہاڑ کے برابر ہو۔ اور اس کے اعمال کا بہت بڑی ترازو میں تلنا اور جو شخص اپنی ساری دعاؤں کو درود بنادے اس کے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت اور خطاؤں کو مٹادینا اور اس کے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا اور اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا اور نبی کریم ﷺ کا قیامت کے دن اس کے لئے شاہد و گواہ بننا اور آپ ﷺ کی شفاعت کا واجب ہونا اور اللہ کی رضا اور اس کی رحمت کا نازل ہونا اور اس کی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا اور قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا اور اعمال کے تلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جھکنا اور حوض کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا اور قیامت کے دن کی پیاس سے امن نصیب ہونا اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا اور پل صراط پر سہولت سے گزر جانا اور مرنے سے پہلے اپنا مقرب ٹھکانہ جنت میں دیکھ لینا اور جنت میں بہت ساری بیبیوں کا ملنا اور اس کے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا اور نادار کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہونا اور درود شریف زکوٰۃ ہے اور طہارت ہے۔ اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے۔ اور اس کی برکت سے سو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ پوری ہوتی ہیں۔ اور عبادت تو ہے ہی اور اعمال میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور مجالس کے لئے زینت ہے۔ اور فقر اور تنگی معیشت کو دور کرتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے اسباب خیر تلاش کئے جاتے ہیں اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ اور اس کی برکت سے خود درود پڑھنے والا اور اس کے بیٹے اور پوتے مستفیض ہوتے ہیں اور وہ بھی مستفیض ہوتا ہے کہ جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے اور وہ بے شک نور ہے اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے اور دلوں کو نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ اور خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا ذریعہ ہے۔ اور اس کے پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے اور افضل ترین اعمال میں سے ہے۔ اور دین و دنیا دونوں میں سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی بہت سے ثواب ہو سمجھ دار کے لئے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں۔

اس مضمون سے قبل حضرت شیخ الحدیث کا یہ ارشاد بھی پڑھنے کے قابل ہے۔ فرمایا "فضائل کی روایت بہت کثرت سے ہیں ان کا احصار بھی اس مختصر رسالہ میں دشوار ہے۔ سعادت کی بات یہ ہے کہ اگر ایک بھی فضیلت نہ ہوتی تب بھی حضور اقدس ﷺ کے امت پر اس قدر احسانات ہیں کہ نہ ان کا شمار ہو سکتا ہے اور نہ ان کی حق ادائیگی ہو سکتی ہے۔ اس بناء پر جتنا بھی زیادہ سے زیادہ آدمی درود پاک میں رطب اللسان رہتا وہ کم تھا چہ جائیکہ اللہ جل شانہ نے اپنے لطف و کرم سے اس حق ادائیگی کے اوپر بھی سینکڑوں اجر و ثواب اور احسانات فرمادئے۔ اس قدر فضائل اور ترغیبات کے بعد اس سے غفلت ناقابل فہم ہے۔

۶۔ شب جمعہ کی اس مجلس کے علاوہ ایک اور مختصر ترین مجلس جمعہ کے روز عصر کی نماز کے بعد ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے "اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ وسلم تسلیما" اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔ (ذکرہ السخاوی من عدۃ روایات ضعیفۃ بالفاظ مختلفۃ۔ ورواہ المقری فی شرح الشفاء بحوالۃ جامع الصغیر بروایۃ الطبرانی والدار قطنی۔ وذکرہ ایضا صاحب الاتحاف فی شرح الاحیاء بطرق متعددۃ)

"کم خرچ بالا نشین" اس عمل میں زیادہ سے زیادہ ۵ یا ۶ منٹ لگتے ہیں۔ بدقسمتی سے عموماً اسکی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ الحمد للہ دارالعلوم میں اس کے اہتمام کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے۔ تمام طلبہ نماز عصر کے بعد اپنی اپنی نماز کی جگہ بیٹھے رہتے ہیں اور درود شریف مکمل کر کے ہی اٹھتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کے متعلق ایک بزرگ کا مکاشفہ یہاں درج کرنا انشاء اللہ مفید ہوگا۔ ان بزرگ کا نام مولانا ڈاکٹر ماجد علی صاحب علی گڑھی بھی ہے انہوں نے حضرت شیخ الحدیث کو خط لکھا جس میں انہوں نے اولاً حضرت شیخ الحدیث کو ان کی کتاب فضائل درود شریف کی قبولیت کی بشارت دی اس کے بعد انہوں نے لکھا نیز کافی عرصہ ہوا حضور ﷺ سے ہی اس ناکارہ کو یہ بشارت بھی ملی تھی کہ جمعہ کے روز آپ کوئی مخصوص درود یا قصیدہ پڑھتے ہیں جو حضور ﷺ کو بہت پسند ہے اگر ایسا ہے تو وہ درود یا قصیدہ اس ناکارہ کو بھی بتادیجئے ممنون ہوں گا.....الخ۔

حضرت شیخ الحدیث نے انہیں ۲۸ رشوال کو جواب میں لکھا اللہ تعالیٰ خواب کو میرے اور تمہارے لئے مبارک کرے پسند آنے کے واسطے اونچی چیز ہونا ضروری نہیں۔ کسی رنڈی کے کتے کو پانی پلانا بھی پسند آجاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا خواب میں دیکھنا معتبر ہوتا تو احادیث صحیح سے ثابت ہے.....بندہ کا معمول جمعہ کے دن عصر "اللھم صلی علی سیدنا محمدن النبی الامی وعلی الہ وسلم تسلیما" اسی مرتبہ پڑھنے کا ۲۵۔۳۰ سال سے ہے فضائل درود کی تالیف کے بعد سے اس کے اخیر کے دو قصیدے ملا جامی اور حضرت نانوتوی کا بھی کبھی پڑھنے کی نوبت آجاتی ہے۔

۷۔ ہر نماز کے بعد تسبیحات فاطمہ کے فضائل اور فوائد بھی بے حد و حساب ہیں۔ لیکن افسوس جس قدر یہ آسان ہے اسی قدر اس میں غفلت اور کوتاہی بھی ہو رہی ہے۔ کون اس کا انکار کر سکتا ہے کہ عوام الناس کی طرح طلبہ عزیز میں بھی یہ بیماری عام ہے۔ خود حدیث میں تسبیحات بعد الصلاۃ کے بارے میں آتا ہے یعنی دو کام ایسے ہیں کہ جو مسلمان بھی ان کو پابندی سے کرے جنت میں داخل ہوگا۔ یہ کام بہت آسان ہیں لیکن ان کے کرنے والے کم ہیں۔ (رواہ النووی فی کتاب الاذکار بحوالہ ابی داؤد والترمذی والنسائی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) ابن ماجہ ۶۶ بالفاظ مختلفہ۔ اسی طرح مسلم ۲۱۸ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کے، پھر سے ۱۰۰ ویں مرتبہ کہے "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر" تو اس کے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

عنایات کی اس موسلا دھار بارش کے باوجود اگر کوئی محروم رہے تو سوائے اس کے اسے کیا کہہ سکتے ہیں۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

اس مبارک عمل کو دارالعلوم میں رواج دینے اور طلبہ کو اس کا عادی بنانے کی پوری کوشش کی جارہی ہے۔ اس کے لئے طریقہ کار یہ ہے کہ امام صاحب کے بعد اپنی تسبیحات مکمل کر کے اٹھتے اور سنتیں شروع کرتے ہیں۔ ان کے نماز شروع کرنے تک سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے تسبیحات میں مشغول رہتے ہیں۔ امام صاحب کے اٹھنے کے بعد جوں جوں طلبہ فارغ ہوتے جاتے ہیں اٹھ کر سنتیں شروع کر دیتے ہیں حدیث میں بھی اس کی اصل ملتی ہے۔ چنانچہ نسائی کی ایک روایت میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں عورتیں تو نماز کے بعد فوراً کھڑی ہو جاتی ہیں لیکن مرد آپ ﷺ کے اٹھنے تک بیٹھے رہتے اور جب آپ ﷺ کھڑے ہوتے تب مرد اٹھتے۔

باقی آئندہ شمارہ میں

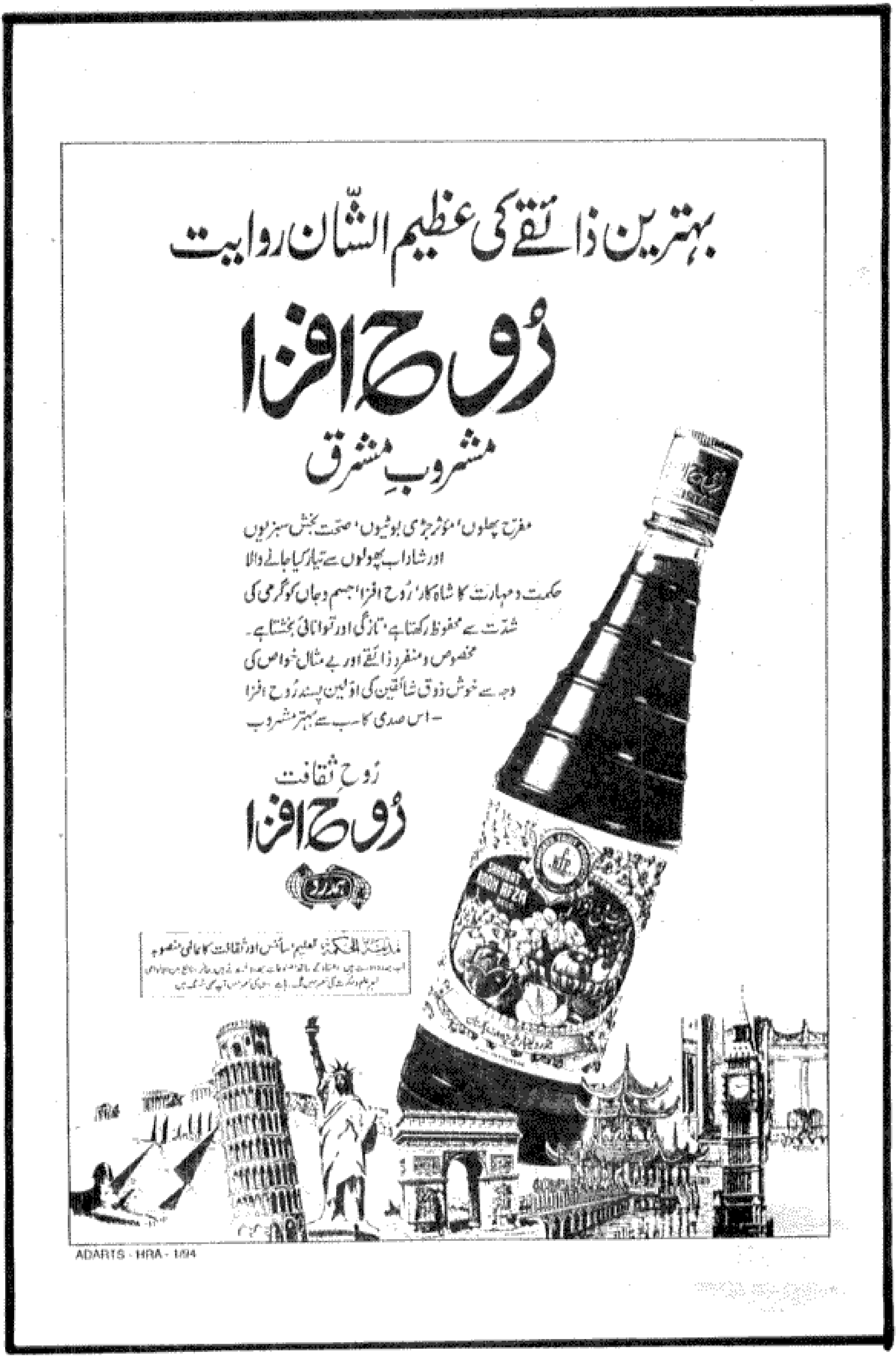
بہترین ذائقے کی عظیم الشّان روایت
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
مفرح پھلوں، مؤثر جڑی بوٹیوں، صحت بخش سبزیوں
اور شاداب پھولوں سے تیار کیا جانے والا
حکمت و مہارت کا شاہکار، رُوح افزا جسم و جاں کو گرمی کی
شدت سے محفوظ رکھتا ہے، تازگی اور توانائی بخشتا ہے۔
مخصوص و منفرد ذائقے اور بے مثال خواص کی
وجہ سے خوش ذوق شائقین کی اولین پسند رُوح افزا
-اس صدی کا سب سے بہتر مشروب
رُوحِ ثقافت
رُوح افزا
مدینۃ الحکمۃ: تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ
ADARTS - HRA - 1/94

# INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

*Is Govt. of Pakistan a party to this plan?*

## An Analysis in introspection

* USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.

* Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."

* Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.

* Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.

* Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.

* Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.

* Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

*IN VIEW OF THE ABOVE FACTS*
*WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?*

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

*GOD FORBID* *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan, Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

- اسرائیلی پارلیمنٹ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر کیوں؟
- جب ڈھاکہ فال ہوا، تو بھارتی مسلّح افواج کا ڈپٹی کمانڈر کون تھا؟
- سلامتی کونسل میں ذوالفقار علی بھٹو کی للکار (تاریخی تقریر کا مکمل متن)
- مولانا کوثر نیازی سر ظفر اللہ خان کی دہلیز پر!
- ذوالفقار علی بھٹو کی موت کو "کتے کی موت" کس نے کہا؟
- مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا منصوبہ تل ابیب میں تیار کیا گیا۔
- کیا ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں اسرائیلی روپیہ پاکستان آیا؟
- پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم لیاقت علی خان کا قاتل کون؟ پسِ پردہ اسباب و محرکات کی تفصیل

۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں قادیانی جرنیلوں نے کیا کردار ادا کیا؟

سعودی عرب نے پاکستان کے سفیر کو واپس کیوں بھیجا؟

چو۔ این۔ لائی نے سر ظفر اللہ خان کو چین میں قادیانی تبلیغی مرکز قائم کرنے کی اجازت کیوں نہ دی؟

قادیانیت کے سیاسی احتساب پر پہلی معرکۃ الآرا کتاب

کمپیوٹر کتابت | سہ رنگا ٹائٹل | ۹۷۶ صفحات | اعلیٰ طباعت | قیمت ۲۰۰ روپے

# قادیانیت کا سیاسی تجزیہ

- سنسنی خیز انکشافات
- تاریخی دستاویزات
- حقائق و شواہد پر مبنی

تحریر و ترتیب: صاحبزادہ طارق محمود

اسلام اور پاکستان دشمن جماعت کی ۱۰۰ سالہ سیاسی تاریخ کا پوسٹ مارٹم

منگوانے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان: فون: ۴۰۹۷۸